روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ
قائم شدہ: ممبئی Established: May 1994
THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
بروز منگل 6/اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 233
23/ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4
RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
TUE.06.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 233
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

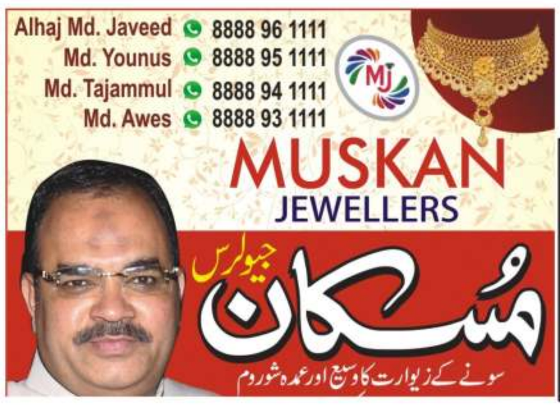

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

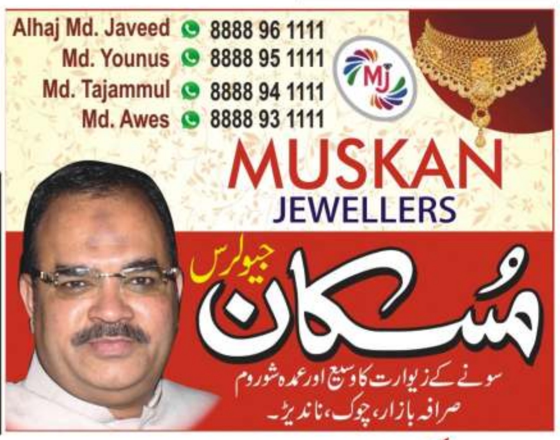

"ووٹنگ کا حق خطرے میں ہے"

جسٹس اُجول بھوئیاں کے بعد جسٹس نریمن نے بھی کیا اظہارِ فکر

دہلی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے خلاف آواز اٹھنے کا سلسلہ دن بہ دن دراز ہوتا جارہا ہے۔ الیکشن کمیشن پر ووٹرز کے نام حذف کرنے اور ان کے حق رائے دہی کو نظرانداز کرنے کے الزامات نے گزشتہ کچھ دنوں میں سیاسی ہلچل کو خوب بڑھادیا ہے۔ اس معاملے پر ججوں نے بھی آواز بلند کرنی شروع کر دی ہے۔ جسٹس اجول بھوئیاں کے بعد جسٹس روہنٹن فالی نریمن نے بھی ایس آئی آر معاملہ پر اپنی شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس روہنٹن فالی نریمن نے الیکشن کمیشن آف انڈیا کے کام کاج پر فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "آپ ایسا الیکشن کمیشن نہیں رکھ سکتے جو اس طرح کام کرے یا ٹھیک سے کام نہ کرے۔" جسٹس نریمن نے یہ تشویش ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے دوران بڑی تعداد میں ووٹرز کے نام حذف کیے جانے اور ان رپورٹس کی بنیاد پر ظاہر کی، جن میں کہا گیا تھا کہ چیف الیکشن کمشنر نے دیگر 2 الیکشن کمشنرز کے اعتراضات کو نظرانداز کرتے ہوئے کئی اہم فیصلے کیے۔ جسٹس نریمن نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مغربی بنگال میں 90 لاکھ ووٹرز کے نام حذف کیے جانے کے باوجود سپریم کورٹ نے ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی پر روک لگانے کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔ جسٹس نریمن نے الیکشن کمشنرز کی تقرری کو مکمل طور پر موجودہ حکومت کے ہاتھوں میں چھوڑنے کو 'خطرے کی گھنٹی' (ریڈ فلیگ) قرار دیا۔ انہوں نے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ "اس سے ووٹ دینے کا حق بہت بڑے خطرے میں پڑ گیا ہے۔ سپریم کورٹ کو 'چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنرز ایکٹ' کی قانونی حیثیت پر جلد از جلد فیصلہ کرنا چاہیے۔" قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ کے جسٹس اجول بھوئیاں نے بھی ایس آئی آر معاملہ پر اٹھائے گئے سوالات کو فکر انگیز ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ "مردہ ووٹر کے معاملے کو چھوڑ کر، ایک بار ووٹر لسٹ میں نام شامل ہو جانے کے بعد، بغیر نوٹس اور سماعت کے اسے حذف نہیں کیا جا سکتا۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ ووٹ دینے یا ووٹر لسٹ میں شامل ہونے کے حق کو ہندوستانی شہری کی شناخت سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔

'ذرا بھی شرم ہے تو اب استعفیٰ دے دیں'

جسٹس بھوئیاں کے تبصرہ پر اپوزیشن نے گیانیش کمار کو دی نصیحت

دہلی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): جسٹس اُجول بھوئیاں کے ذریعہ الیکشن کمیشن پر کیے گئے تبصرہ نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے لیے مشکلیں مزید بڑھادی ہیں۔ اپوزیشن نے ایک بار پھر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ زور و شور سے کرنا شروع کر دیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جسٹس بھوئیاں کی وہ ویڈیو بھی شیئر کی ہے، جس میں وہ ووٹ کا حق تلف کیے جانے پر اپنی فکر ظاہر کر رہے ہیں۔ اس پوسٹ کے ساتھ انھوں نے لکھا ہے کہ "بے خوف جسٹس اُجول بھوئیاں کل حیدرآباد کی نالسار یونیورسٹی میں خطاب کرتے ہوئے نظر آئے، جہاں انھوں نے چیف الیکشن کمشنر کو پوری طرح بے نقاب کر دیا۔" ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ "اگر گیانیش کمار میں ذرا بھی شرم باقی ہے تو انھیں فوراً استعفیٰ دے دینا چاہیے۔" وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ "جی-2 کے غیر قانونی احکامات پر عمل درآمد کرنے کی ان کی صلاحیت اب انھیں ملک کے لیے ایک بوجھ بنا چکی ہے۔" اس معاملہ پر کانگریس کے سینئر لیڈر اور مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ دگ وجے سنگھ نے بھی سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ جاری کی ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "میں ہندوستان میں جمہوریت کو بچانے کے لیے آزاد اور منصفانہ انتخابات کے شہریوں کے حق کا مسئلہ اٹھانے پر سپریم کورٹ کے موجودہ جج اجول بھوئیاں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

داروغہ بھرتی امتحان رد، پٹنہ میں پرتشدد احتجاج

پٹنہ: ۵/اکتوبر (ایجنسی): "شب و روز محنت کر کے ہم نے امتحان پاس کیا، گراؤنڈ پر پسینہ بہایا اور آج ایک جھٹکے میں ہماری محنت پر پانی پھیر دیا گیا!" بہار کی راجدھانی پٹنہ کی سڑکوں پر ایک بار پھر مشتعل نوجوان اترے ہیں۔ بہار داروغہ بھرتی کا مینس امتحان پاس کر چکے تقریباً 11 ہزار کامیاب امیدوار سڑکوں پر اتر کر حکومت اور کمیشن کے خلاف جم کر نعرے بازی کر رہے ہیں۔ حتمی تحریری امتحان کا نتیجہ منسوخ ہونے کے فیصلے سے خفا 11 ہزار امیدوار اپنی ناراضگی ظاہر کر رہے ہیں۔ احتجاج کر رہے امیدواروں کا درد واضح ہے۔ ان تمام نوجوانوں نے داروغہ بھرتی کا مشکل تحریری امتحان (مینس اگزام) پاس کیا تھا اور آئندہ مرحلہ یعنی فزیکل ایفیشئنسی ٹیسٹ (پی ای ٹی/جسمانی اہلیت کا امتحان) کے لیے دن و رات گراؤنڈ پر محنت کر رہے تھے۔ لیکن اچانک امتحان منسوخ کیے جانے کے فیصلے سے بھرتی کا پورا عمل پھر سے التوا کا شکار ہو گیا ہے۔ امیدواروں کو کہنا ہے کہ انتظامیہ کے اس رویے سے سالوں کی محنت، امیدیں اور ان کا مستقبل مکمل طور پر غیر یقینی کے اندھیرے میں دھکیل دیا گیا ہے۔ سڑکوں پر اترے 11 ہزار امیدواروں کا احتجاج کافی پرتشدد ہوتا جارہا ہے۔ ان کے اہم مطالبات یہ ہیں کہ کمیشن داروغہ کے مینس امتحان کا ریزلٹ منسوخ کرنے کا اپنا فیصلہ بغیر کسی تاخیر کے واپس لے۔ ساتھ ہی جن امیدواروں نے مینس امتحان پاس کیا ہے انہیں فوراً فزیکل ٹیسٹ (پی ای ٹی) کی تاریخیں دی جائیں۔

گیانیش کمار کی معطلی پر سپریم کورٹ کا عبوری حکم دینے سے انکار

مرکز اور الیکشن کمیشن کو نوٹس

نئی دہلی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو معطل کرنے کے لیے یکطرفہ عبوری حکم جاری کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے کہا کہ خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) سے متعلق متعدد فیصلے یکطرفہ طور پر لیے جانے کے الزامات پر پہلے الیکشن کمیشن اور دیگر متعلقہ فریقوں کا جواب طلب کیا جانا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت، الیکشن کمیشن اور گیانیش کمار کو نوٹس جاری کر کے جواب طلب کیا ہے۔ درخواست گزار کی جانب سے پیش ہونے والی سینئر وکیل مینکا گروسوامی نے کہا کہ شہریوں کے حق رائے دہی کو خطرہ لاحق ہے اور چیف الیکشن کمشنر جانبداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں یہ ووٹروں کا 30 فیصد ہے، جبکہ بنگال میں یہ تعداد ووٹروں کی 25 فیصد تھی۔ اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے 16 لاکھ اپیلیں زیر التوا ہیں۔ ان لوگوں کو پہلے ہی ایک انتخابی عمل سے باہر رکھا جا چکا ہے اور اب ایک اور الیکشن آ گیا ہے۔ مینکا گروسوامی نے کہا کہ یہ معاملہ کسی ایک ریاست تک محدود نہیں ہے، ریاست کو صرف ایک مثال کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ ہم حالیہ انتخابات کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ یہ چیف الیکشن کمشنر، الیکشن کمشنروں کے قومی سطح پر کام کرنے اور الیکشن کمیشن کے مجموعی طریقہ کار سے متعلق معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر قانونی کام کو ایک غیر آئینی قانون کے ذریعے تحفظ دیا جارہا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اس طرح کے جانبدارانہ رویے کے لیے کیا سزا ہے؟ انہوں نے کہا، "ہم اس ملک میں آزاد اور منصفانہ انتخابات کے ماحول میں بڑے ہوئے ہیں، لیکن آج وہ ماحول باقی نہیں رہا۔ میں اپنے تمام مطالبات پر قائم ہوں۔ یہ ایک قومی مسئلہ ہے۔" سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے واضح کیا کہ سپریم کورٹ نے خصوصی گہری نظرثانی کے دوران ووٹر فہرست میں نام شامل کرنے کے لیے استعمال ہونے والے فارم-6 میں کسی بھی تبدیلی کی منظوری نہیں دی ہے۔ انہوں نے یہ بات چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف مقدمہ چلانے کی درخواست پر سماعت کے دوران کہی۔ درخواست میں گیانیش کمار کے خلاف فوجداری کارروائی شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ خصوصی گہری نظرثانی کے سلسلے میں گیانیش کمار نے اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری نہیں کیں۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ایس آئی آر کے دوران لیے گئے فیصلوں اور سافٹ ویئر میں تبدیلی کے معاملے میں دونوں الیکشن کمشنروں کی رضامندی حاصل نہیں کی گئی۔ درخواست میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ خصوصی گہری نظرثانی سے متعلق الیکشن کمیشن کے تمام فیصلوں کو غیر قانونی قرار دیا جائے اور فارم-6 کو اس کی اصل شکل میں بحال کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایس آئی آر کے دوران تقریباً 13 کروڑ ووٹروں کے نام حذف کیے جانے کی ایس آئی ٹی سے تحقیقات کرانے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ درخواست میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف فوجداری کارروائی شروع کرنے کے ساتھ ساتھ ڈپٹی الیکشن کمشنر منیش گرگ اور الیکشن کمیشن کی آئی ٹی سربراہ سیما کھنہ کے خلاف بھی فوجداری کارروائی شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

این ایس یو آئی کا جنتر منتر پر "زندہ لاش" بن کر علامتی احتجاج

نئی دہلی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): نیشنل اسٹوڈینٹ آف انڈیا (این ایس یو آئی) نے پیر کو جنتر منتر پر مبینہ ووٹ چوری کے خلاف زندہ لاش بن کر علامتی احتجاج کیا۔ یہ مظاہرہ این ایس یو آئی کے قومی صدر ونود جاکھڑ کی قیادت میں کیا گیا۔ مظاہرین نے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار سے فوری استعفیٰ دینے اور ان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ مظاہرے کے دوران دہلی پولیس نے این ایس یو آئی کے قومی صدر ونود جاکھڑ سمیت تنظیم کے کئی ارکان کو حراست میں لے لیا۔ این ایس یو آئی نے پولیس کی کارروائی کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جمہوری طریقے سے اپنی آواز اٹھانے والے طلبہ کو حراست میں لے کر ان کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ این ایس یو آئی کے قومی صدر ونود جاکھڑ نے کہا کہ آج این ایس یو آئی کے کارکن زندہ لاش بن کر ملک کو واضح پیغام دینے کے لیے سڑکوں پر اترے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر شہریوں کے ووٹ چوری کیے جائیں اور ان کے جمہوری حقوق کو کمزور کیا جائے تو جمہوریت کا کیا مطلب رہ جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ این ایس یو آئی کا مطالبہ واضح ہے کہ الیکشن کمیشن جواب دہی یقینی بنائے، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار استعفیٰ دیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ طلبہ کو حراست میں لیے جانے کی مذمت کرتے ہوئے ونود جاکھڑ نے کہا کہ ووٹ چوری اور ووٹروں کے حقوق سے متعلق سنگین سوالات کا جواب دینے کے بجائے طلبہ کو پولیس کے ذریعے حراست میں لیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ووٹر کے جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے این ایس یو آئی مضبوطی سے کھڑی رہے گی۔ این ایس یو آئی کے میڈیا انچارج روی ہنومان پانڈے نے کہا کہ حکومت اور الیکشن کمیشن کو سمجھنا چاہیے کہ جمہوری اختلاف رائے کو پولیس کارروائی کے ذریعے دبایا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہر ووٹ کے تحفظ اور جمہوریت کی حفاظت کے لیے آواز اٹھانا جرم ہے تو این ایس یو آئی یہ جرم ہر روز مزید مضبوطی کے ساتھ کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ووٹروں کے حقوق اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے یہ مہم آئندہ بھی جاری رہے گی۔

'ہمیں مجرموں کے ذہنوں میں خوف پیدا کرنا ہوگا': سپریم کورٹ

دہلی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): دہلی-این سی آر میں مسلسل پیش آرہے عصمت ریزی اور جنسی جرائم کے معاملوں پر سپریم کورٹ نے آج سماعت کی۔ اس دوران سپریم کورٹ نے دہلی پولیس سے پوچھا کہ ایسے جرائم کو روکنے کے لیے پریوینٹیو یعنی جرم کو ہونے سے پہلے روکنے والی پولیسنگ کے طور پر کیا قدم اٹھائے جاسکتے ہیں۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس کے ونود چندرن کی بنچ نے کہا کہ صرف کاغذوں پر حکم اور ہدایت کافی نہیں ہے، بلکہ زمین پر اس کا اثر دکھائی دینا چاہیے۔ عدالت نے دہلی پولیس سے خواتین اور بچوں کی سیکورٹی سے متعلق اٹھائے گئے اقدامات کی اسٹیٹس رپورٹ بھی طلب کی۔ سماعت کے دوران جسٹس جے بی پاردی والا نے کہا کہ جب تک آپ مجرموں کے ذہنوں میں یہ خوف پیدا نہیں کرتے ہیں کہ ایسا کچھ کرنے پر مارے جائیں گے، تب تک آپ ایسے جرائم کو روک نہیں پائیں گے۔ آپ کو ایسے جرائم کرنے کا رجحان رکھنے والے شخص کے ذہن میں خوف پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ نے دہلی پولیس سے جرائم کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات اٹھانے کے لیے کہا۔ سماعت کے دوران حقوق انسانی اور ملزمین سے وابستہ آرٹیکل 21 کا بھی ذکر کیا گیا۔ جسٹس پاردی والا نے اسکول اور کالج کے قریب سیکورٹی انتظامات پر توجہ دینے کی ہدایت بھی دی۔ انہوں نے ایسی جگہوں کا ذکر کیا جہاں غنڈے یا سماج دشمن عناصر نئے طلباء کو ہراساں کرتے ہیں۔ عدالت نے کہا کہ ایسے مقامات پر مناسب اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ کے 28 ستمبر کے حکم میں بھی عوامی مقامات کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں، پارکوں، سڑکوں، بازاروں اور پبلک ٹرانسپورٹ میں سیکورٹی انتظامات کی تفصیل طلب کی گئی تھی۔

ججوں کے بچوں کو حکومت یا سرکاری اداروں کا وکیل بننے سے گریز کیا جائے: جسٹس اوکا

دہلی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): موجودہ ججوں کے بچوں کی بطور سرکاری وکیل تقرری پر حالیہ تنازعات نے عدالتی وقار اور مفادات کے تصادم کے مسئلے کو بحث کے مرکز میں لا دیا ہے۔ یہ انکشاف ہونے پر سوالات اٹھے کہ جسٹس ستیش چندر شرما کے بیٹے کو الیکشن کمیشن آف انڈیا کے پینل میں وکیل کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ یہ بات اس وقت سامنے آئی جب جج موصوف چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنرز ایکٹ کی آئینی حیثیت سے متعلق معاملہ اور چیف الیکشن کمشنر کی بیٹی میدھا روپم سے جڑے ایک معاملے کی سماعت کر چکے تھے۔ اس سے قبل، اروند کیجریوال نے دہلی ہائی کورٹ کی جج جسٹس سورنا کانت شرما سے شراب پالیسی معاملے کی سماعت سے الگ ہونے کی درخواست کی تھی اور اس کی ایک وجہ یہ بتائی تھی کہ ان کے بچے مرکزی حکومت کے پینل میں بطور وکیل شامل ہیں۔ اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے جسٹس شرما نے کہا تھا کہ اگر ججوں کے بچوں کا مرکزی حکومت کے پینل میں ہونا کسی معاملے سے الگ ہونے کی بنیاد بن جائے تو بہت سے ججوں کو معاملات کی سماعت سے الگ ہونا پڑے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی فریق مقدمہ یہ طے نہیں کرسکتا کہ ججوں کے بچوں کو کس طرح زندگی گزارنی چاہئے۔ اسی طرح سپریم کورٹ کے جج جسٹس پی کے مشرا کے بیٹے کی راجستھان کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل کے طور پر تقرری بھی زیر بحث آئی تھی۔

بیلاری میں 7561 ووٹروں کے نام حذف کرنے کی کوشش

بی جے پی کے بی ایل اے سمیت 4 کے خلاف مقدمہ

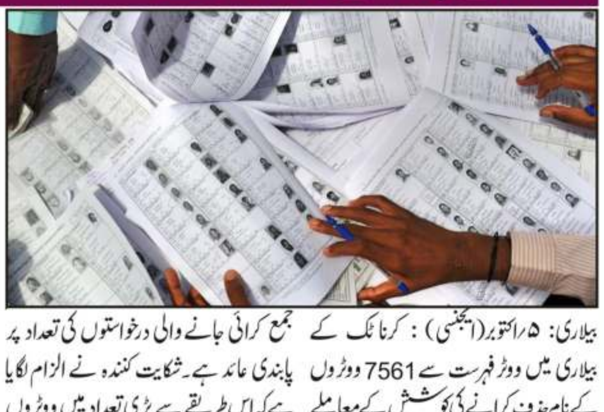

بیلاری: ۵/اکتوبر (ایجنسی): کرناٹک کے بیلاری میں ووٹر فہرست سے 7561 ووٹروں کے نام حذف کرانے کی کوشش کے معاملے میں بی جے پی کے بوتھ لیول ایجنٹ-1 (بی ایل اے-1) سمیت چار افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ان پر ووٹر فہرست سے نام غیر قانونی طریقے سے ہٹانے کی کوشش کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق، بیلاری سٹی کارپوریشن کے کونسلر اور بی جے پی کے بی ایل اے-1 سرینواس موٹکر نے بیلاری سٹی اسمبلی حلقے کی ووٹر فہرست سے 7561 ووٹروں کے نام حذف کرنے کے لیے درخواستیں جمع کرائی تھیں۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ ان درخواستوں میں شامل 98.08 فیصد ووٹر اقلیتی برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ایف آئی آر میں یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ موٹکر نے فارم-7 کے ذریعے یہ درخواستیں جمع کرائیں، حالانکہ ایس آئی آر کے عمل کے تحت ایک بی ایل اے کی جانب سے جمع کرائی جانے والی درخواستوں کی تعداد پر پابندی عائد ہے۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا ہے کہ اس طریقے سے بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام ووٹر فہرست سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ اس معاملے میں بیلاری سٹی کارپوریشن کے اسٹنٹ کمشنر نندیش، بوتھ لیول افسر (بی ایل او) سمالتا اور کیس ورکر شرنبسوا کو بھی ملزم بنایا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ملی بھگت کرتے ہوئے درخواستیں جمع کرانے اور ان پر کارروائی میں مدد کی۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ ملزمان نے انتخابی حکام کو غلط معلومات فراہم کیں، تاکہ ووٹر فہرست سے بڑی تعداد میں نام حذف کرائے جا سکیں۔ الزام ہے کہ اس کوشش کا مقصد ووٹروں کے حق رائے دہی کو متاثر کرنا اور مختلف برادریوں کے درمیان تقسیم پیدا کرنا تھا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ یہ معاملہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب کرناٹک میں ایس آئی آر کے ذریعے ووٹر فہرستوں میں نام حذف کیے جانے کے الزامات پر سیاسی تنازع جاری ہے۔ اس سے ایک روز قبل بیلگاوی میں 198 مسلم ووٹروں کے نام ووٹر فہرست سے حذف کرانے کی کوشش کے معاملے میں بی جے پی لیڈر ڈاکٹر روی پاٹل کو مشروط ضمانت دی گئی تھی۔ بیلگاوی کی دوسری ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالت نے ڈاکٹر روی پاٹل کو گرفتاری سے مشروط راحت دی۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ایس آئی آر کے ذریعے 198 مسلم ووٹروں کے نام ووٹر فہرست سے حذف کرانے کی کوشش کی۔ اس معاملے میں ڈاکٹر روی پاٹل سمیت 20 سے 25 افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ کرناٹک میں دونوں معاملات نے ایس آئی آر کے دوران ووٹر فہرستوں سے نام حذف کرنے کے طریقہ کار، انتخابی عمل کی شفافیت اور ووٹروں کے حق رائے دہی کے تحفظ پر نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

وزیر اعلیٰ ٹی وی کے نے 'انڈیا اتحاد' کا ہاتھ تھاما

چنئی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): تمل ناڈو کی سیاست سے ایک بڑی خبر سامنے آرہی ہے۔ وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کی قیادت والی پارٹی تملگا ویٹری کژگم (ٹی وی کے) نے باضابطہ طور پر 'انڈیا' اتحاد میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ سنیچر کے روز چنئی میں واقع کانگریس کے مرکزی دفتر 'ستیا مورتی بھون' میں اتحاد کی میٹنگ ہوئی، جس میں ٹی وی کے کے ۲/وزراء نے شرکت کر کے اس اتحاد میں شمولیت کی باضابطہ شروعات کر دی۔ چنئی میں ہونے والی اس اہم میٹنگ میں ٹی وی کے کی جانب سے پارٹی کے انتخابی انتظام کے جنرل سکریٹری اور وزیر آدھار ارجن اور وزیر خزانہ میری ولسن نے نمائندگی کی۔ تمل ناڈو کانگریس کمیٹی (ٹی این سی سی) کے صدر منیکم ٹیگور نے اسے اتحاد کے لئے ایک انتہائی تاریخی دن قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ وجے کے اس فیصلے سے پورا اتحاد مزید مضبوط ہوگا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ 'انڈیا' اتحاد چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف ریاست بھر میں ضلعی سطح پر زوردار احتجاج کرے گا۔ اتحادی جماعتوں کا الزام ہے کہ خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے عمل کے دوران الیکشن کمیشن نے من مانی اور غیر قانونی طریقے سے کام کیا۔

بی جے پی نے ملک کی معیشت کو برباد کر دیا، آج ملک کا ہر شہری پریشان ہے: کانگریس

دہلی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): ملک کی بگڑتی ہوئی معاشی صورتحال پر کانگریس نے ایک بار پھر مرکز کی مودی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس کے قومی ترجمان اور سابق رکن پارلیمنٹ شکتی سنگھ گوہل کا کہنا ہے کہ "بی جے پی نے ملک کی معیشت کو برباد کر دیا ہے۔ آج ملک کا ہر شہری پریشان ہے، خواہ وہ نوجوان ہو، کسان ہو یا چھوٹا کاروباری ہو۔ روزانہ قرض کے بوجھ تلے کسان اور نوجوان خودکشی کر رہے ہیں۔ آج ملک میں ایسی صورتحال اس لیے بنی ہوئی ہے کیونکہ بی جے پی حکومت صرف 'کرونی کیپیٹلزم' میں یقین رکھتی ہے۔ آج ملک میں لاکھوں آسامیاں خالی پڑی ہیں، لیکن ان پر بھرتیاں نہیں کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی ویکنسی نکلتی بھی ہے تو اس میں پیپر لیک ہو جاتا ہے اور حکومت کے چہیتے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔" پریس کانفرنس کے دوران شکتی سنگھ گوہل نے کہا کہ "1991 میں جب کانگریس کی حکومت بنی اس سے قبل ملک کی معیشت انتہائی بحران میں تھی۔ ملک کا سونا باہر گروی تھا۔ ہماری حکومت میں ڈاکٹر منموہن سنگھ وزیر خزانہ تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اقتصادی اصلاحات کا آغاز کیا۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ایف آئی آئی (فارن انسٹی ٹیوشنل انویسٹر) کو ہندوستانی بازار میں آنے کا راستہ دیا۔ اس سے ہندوستان میں غیر ملکی سرمایہ آنے لگا اور معیشت کو مضبوطی ملی۔ لیکن آج بی جے پی حکومت میں غیر ملکی سرمایہ کار ہندوستانی مارکیٹ سے اپنا پیسہ نکال رہے ہیں۔ اس بارے میں نریندر مودی کو جواب دینا چاہیے۔" شکتی سنگھ گوہل نے مزید کہا کہ "2004 میں جب ڈاکٹر منموہن سنگھ وزیر اعظم بنے اور سونیا گاندھی یو پی اے کی چیئرپرسن بنیں تب انہوں نے متوسط طبقے پر ٹیکس کا بوجھ کم کیا۔ شیئر مارکیٹ میں جو متوسط طبقہ پیسہ لگاتا تھا، جس سے اسے لانگ ٹرم کیپیٹل گین ہوتا تھا، یو پی اے حکومت نے اس پر ٹیکس کو صفر کر دیا تھا۔ اس وقت صرف ایک بار لگنے والا ایس ٹی ٹی (سکیورٹیز ٹرانزیکشن ٹیکس) لاگو کیا گیا تھا لیکن بی جے پی حکومت آئی تو انہوں نے ڈبل ٹیکس لاگو کر دیا۔" ان کے مطابق اب حالات یہ ہیں کہ آپ شیئر خریدیں تو ایس ٹی ٹی ٹیکس دیں، پھر اسے 10،6 یا 12 مہینے میں فروخت کرتے ہیں تو آپ کو شارٹ ٹرم کیپیٹل گین (ایس ٹی سی جی) پر 20 فیصد ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ شیئر مارکیٹ میں جس لانگ ٹرم کیپیٹل گین پر کانگریس نے ٹیکس صفر کیا تھا، اسے مودی حکومت نے بڑھا کر 12.5 فیصد کر دیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "مودی حکومت کا فنڈا ہے کہ متوسط طبقہ کسی بھی طرح سے تھوڑا بہت پیسہ کمائے تو اس سے ٹیکس کے ذریعہ پیسے اینٹھ لو اور اپنے صنعت کار دوستوں کو مالا مال کر دو۔" کانگریس لیڈر کا یہ بھی کہنا ہے کہ "مودی حکومت نے شیئر بازار کو لے کر بڑے بڑے دعوے کیے۔ لوگوں سے کہا گیا کہ شیئر مارکیٹ میں پیسہ لگائیے، جتنا ہو سکے سرمایہ کاری کیجیے۔ عوام نے ان دعووں پر بھروسہ کیا اور اپنا پیسہ شیئر بازار میں لگا دیا۔ جس نے انہوں نے کہا تھا کہ شیئر مارکیٹ اوپر جائے گا اس دن سینسیکس 85836 پر تھا، لیکن 29 ستمبر 2026 کو سینسیکس گر کر 72500 کے قریب پہنچ گیا۔ مطلب عوام نے جو سرمایہ لگایا تھا، اس کی قیمت گر گئی اور اوپر سے ٹیکس بھی دینا پڑا۔ دوسری جانب منموہن سنگھ جب وزیر اعظم تھے اور سونیا گاندھی یو پی اے کی چیئرپرسن تھیں تو پوری دنیا میں کساد بازاری آئی تھی، لیکن انہوں نے اس کا اثر ہندوستان پر نہیں پڑنے دیا۔ یو پی اے کی مدت کار میں دنیا میں کساد بازاری رہنے کے باوجود سینسیکس میں تقریباً 398 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔" سابق رکن پارلیمنٹ نے پریس کانفرنس کے دوران حکومت سے کئی سوال بھی پوچھے۔ روپیہ کمزور ہو کر فی ڈالر 100 سے کے قریب پہنچ رہا ہے، ایسے حالات میں مودی خاموش کیوں ہیں؟

ڈاکٹر ذیشان آرتھوپیڈیک ہاسپیٹل

آرتھوپیڈیک جوائنٹ ریپلیس مینٹ سرجن
مدینہ ہارڈویر کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
ڈاکٹر ذیشان مشتاق علی
کنسلٹنٹ آرتھوپیڈک سرجن M.B.B.S., M.S.(Ortho)
Orthopaedic & Joint Replacement Surgeon

Fracture
Joint Pain
Spine
Arthritis
Trauma Care

ہماری خصوصیات:
* گھٹنے اور کولہے کے جوڑ کی تبدیلی (Knee and Hip Joint Replacement)
* پیچیدہ فریکچر کا علاج (Complex Fracture Treatment)
* دوربین کے ذریعے سرجری (Arthroscopy Surgery)
* ہڈیوں، جوڑوں اور عضلاتی بیماریوں کا علاج (Treatment of bone, joint, and muscle diseases)
* ہڈیوں کے انفیکشن اور رسولیوں کا علاج (Treatment of bone infections and tumors)
* گٹھیا (Arthritis) * گردن کا درد، اسپونڈیلوسس (Neck Pain, Spondylosis)
* کمر درد (سائیٹکا)، ریڑھ کی ہڈی کے فریکچر، سلپ ڈسک (Back Pain, Spine Fracture, Slip Disc)
* بچوں کی ہڈیوں کی بیماریوں کا علاج (Treatment of pediatric bone diseases)

او پی ڈی کا وقت OPD
صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک
شام 8 بجے سے رات 11 بجے تک
7406807844

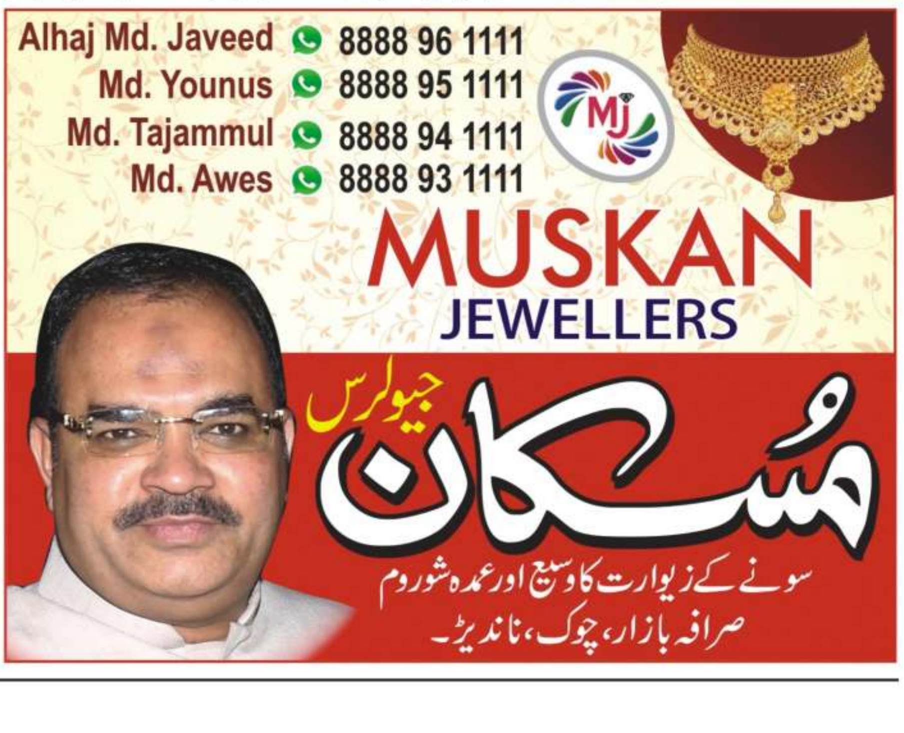

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
06 Oct. 2026

کیا اورنگزیب کے دور میں آٹھ من چاول کی قیمت ایک روپے تھی؟

مقیم الاحسن

’شائستہ خان جب ڈھاکہ چھوڑ کر گئے تو انھوں نے لال باغ قلعے کا مغربی دروازہ بند کروا دیا اور وہاں ایک کتبہ نصب کروا کر لکھوایا کہ جب تک چاول کی قیمت ان کے دور کی طرح سستی نہیں ہو جاتی، یہ دروازہ نہیں کھولا جائے گا‘۔ مغل دورِ حکومت میں بنگال کے صوبیدار شائستہ خان کے زمانے میں چاول کی قیمت کے بارے میں تاریخ دان پروفیسر عبدالکریم نے اپنی کتاب ’بنگال کی تاریخ‘ میں یہ تفصیل بیان کی ہے۔ پروفیسر عبدالکریم کے مطابق یہ دروازہ واقعی نصف صدی سے زیادہ عرصے تک بند رہا۔ انھوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ بعد میں 1740 میں نواب سرفراز خان کے دور میں جب آٹھ من چاول کی قیمت دوبارہ کم ہو کر ایک روپے (یا ایک ٹکا) ہوئی تو یہ دروازہ کھولا گیا۔ تاریخ کی درسی کتابوں اور مختلف تحقیقی مطالعات میں شائستہ خان کے دور میں ایک ٹکے میں آٹھ من چاول ملنے کا ذکر اتنی تفصیل سے کیا گیا ہے کہ جب بھی سستی اشیا کی مثال دی جاتی ہے تو شائستہ خان کا دور سامنے آتا ہے۔ اسی طرح مختلف ادوار میں جب بازار میں چاول، دال اور دیگر اشیائے ضروریہ کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو بھی بہت سے لوگ مثال کے طور پر شائستہ خان کے زمانے کا حوالہ دیتے ہیں۔ تاہم وقتاً فوقتاً تاریخ کے محققین کے سامنے یہ سوال بھی اٹھتا رہا ہے کہ کیا واقعی شائستہ خان کے دور میں اشیا اس قدر سستی تھیں؟ کیا وہ واقعی عام لوگوں کو ریلیف دینے کے لیے قیمتوں کو قابو میں رکھتے تھے؟ اور کیا چاول کی سستی قیمت کا مطلب یہ تھا کہ اس زمانے میں لوگ واقعی خوشحال اور آسودہ زندگی گزار رہے تھے؟ آج بنگلہ دیش میں چند دن بعد ہی اشیائے ضروریہ کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ دیگر اشیا کے ساتھ چاول کی قیمت میں بھی اکثر اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اسی لیے جب بھی روزمرہ استعمال کی اشیا اور خوراک کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو لوگ شائستہ خان کے دور کی مثال دینے لگتے ہیں، کیونکہ اس زمانے میں اشیا کی قیمتیں بہت کم بتائی جاتی ہیں۔ انیسویں صدی کے آغاز میں برطانوی مصنف بریڈلی برٹ نے شائستہ خان کے دورِ حکومت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ’آج بھی پورے صوبے میں ان کی یاد انتہائی احترام کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے دور میں چاول اتنے سستے فروخت ہوتے تھے کہ ایک روپے میں 740 پاؤنڈ یا آٹھ من چاول مل جاتے تھے‘۔ تاریخ دانوں کے مطابق بعض اوقات ایک روپے میں صرف آٹھ من ہی نہیں بلکہ نو من سے بھی زیادہ چاول مل جاتے تھے۔ تاریخ دان ڈاکٹر محرم علی نے اپنی کتاب ’مغل دور میں بنگال میں مسلم حکمرانی کی تاریخ‘ میں لکھا ہے کہ شائستہ خان کو اپنی اس کامیابی کا احساس تھا۔ اسی لیے جب وہ آخری مرتبہ بنگال سے روانہ ہوئے تو انھوں نے جہانگیر نگر، یعنی موجودہ ڈھاکہ، کے مغربی دروازے پر یہ عبارت کندہ کروائی: ’جو شخص چاول کی قیمت اتنی سستی کر سکے، صرف وہی اس دروازے کو کھولے‘۔ تاریخ کی استاد اور محقق ڈاکٹر نسیمہ حمید نے بی بی سی بنگلا کو بتایا کہ ’صوبیدار شائستہ خان کے دور میں روزمرہ استعمال کی اشیا کی قیمتیں کم تھیں‘۔ ان کے مطابق مختلف تاریخ دانوں اور غیر ملکی سیاحوں کے بیانات سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اس زمانے میں ایک روپے میں آٹھ من چاول ملتے تھے۔ چٹگرام یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور تاریخ دان پروفیسر عبدالکریم نے بھی اس دور کے بارے میں لکھا ہے کہ ’اس سے پہلے کسی دور میں اشیا اتنی سستی نہیں تھیں‘۔ تاریخ دانوں کی کتابوں میں یہ بھی ملتا ہے کہ جب تک چاول کی قیمت ایک روپے میں آٹھ من نہیں ہوئی، لال باغ قلعے کا مغربی دروازہ بند رہا۔ یہ سلسلہ صوبیدار سوجا الدین محمد خان کے دور تک جاری رہا۔ تاریخ دان مسٹر علی کی کتاب کے مطابق 1740 میں نواب سرفراز خان کے دور میں جب چاول کی قیمت دوبارہ کم ہو کر ایک روپے میں آٹھ من ہوئی تو یہ دروازہ کھول دیا گیا۔ پروفیسر عبدالکریم نے بھی اپنی کتاب میں اس واقعے کا ذکر کیا ہے۔

مغل بادشاہ اورنگزیب کے دورِ حکومت میں شائستہ خان نے دو مرتبہ مجموعی طور پر تقریباً 22 سال تک بنگال پر حکومت کی۔ اس دوران انھوں نے ایک طرف جنگوں میں کامیابی کے ذریعے بنگال کی حدود وسیع کیں، تو دوسری جانب انتظامی اصلاحات، سرکاری اہلکاروں میں بدعنوانی کے خاتمے اور غیر قانونی ٹیکس ختم کر کے عوام کو ریلیف دینے کے لیے بھی تعریف حاصل کی۔ نتیجتاً ان کے دور میں صوبائی دارالحکومت ڈھاکہ مغل سلطنت کا ایک اہم تجارتی مرکز بن گیا۔ مغل دور میں بنگال میں مسلم حکمرانی کی تاریخ نامی کتاب میں ڈاکٹر محمد محار علی نے شائستہ خان کے دورِ صوبیداری کو بنگال میں ’مغل مسلم حکمرانی کا بہترین دور‘ قرار دیا ہے۔ شائستہ خان سے پہلے بنگال کے صوبیدار یا حکمران میر جملہ تھے۔ مختلف کتابوں میں ذکر ملتا ہے کہ میر جملہ کے دورِ صوبیداری کے آخری حصے میں ڈھاکہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں قحط پڑا تھا۔ محمد محار علی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اس قحط کے بعد ڈھاکہ اور اس کے گرد و نواح کی معاشی صورت حال کو سنبھالنا شائستہ خان کی ’معمولی کامیابی نہیں تھی‘۔ چنانچہ

ڈھاکہ کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد شائستہ خان نے چاول سمیت روزمرہ استعمال کی اشیا کی پیداوار بڑھانے کے لیے مختلف اقدامات کیے۔ پروفیسر عبدالکریم کی کتاب ’بنگال کی تاریخ‘ کے مطابق، ’شائستہ خان نے زرعی ترقی کے لیے کسانوں کو دوہرے ٹیکس سے محفوظ رکھا۔ ساتھ ہی زرعی پیداوار کو بازار تک پہنچانے کے لیے تاجروں کی حوصلہ افزائی کی‘۔ ان محققین کے مطابق شائستہ خان کی جانب سے بازار کی نگرانی، لوگوں کی کم قوتِ خرید اور بعض دیگر عوامل کی وجہ سے اس زمانے میں چاول، دال اور دیگر اشیائے خورونوش نسبتاً بہت سستی تھیں۔ تاہم پروفیسر غلام ربانی اس بات سے اختلاف کرتے ہیں کہ یہی عوامل چاول کی انتہائی کم قیمت یا ایک ٹکے میں آٹھ سے نو من چاول ملنے کی وجہ تھے۔ انھوں نے بی بی سی بنگلا کو بتایا کہ ’اس زمانے میں کسانوں کے حالات انتہائی خراب تھے۔ انھیں کسی کیمیائی کھاد یا آب پاشی کے نظام کے بغیر دھان اور چاول پیدا کرنا پڑتا تھا‘۔ انھوں نے کہا کہ ’اتنے مسائل کے باوجود مون سون اور جسمانی محنت پر انحصار کرنے والے زرعی نظام میں کسان کو ایک ٹکے کی پیداوار حاصل کرنے کے لیے آٹھ من چاول پیدا کرنا پڑتا تھا۔ یہ کسی طرح معاشی خوشحالی کا معیار نہیں تھا‘۔ پروفیسر ربانی کی گفتگو سے ایک اور اہم بات سامنے آتی ہے۔ ان کے مطابق قدیم زمانے سے ہی بنگال سے چاول برآمد کیا جاتا تھا۔ برطانوی اور دیگر ممالک کے تاجر بحری جہازوں کے ذریعے ڈھاکہ کی ململ لے کر جاتے تھے۔ ململ انتہائی ہلکی ہوتی تھی، لیکن سمندر میں جہاز کا توازن برقرار رکھنے کے لیے جہازوں کو وزنی رکھنا پڑتا تھا۔ اسی وجہ سے غیر ملکی تاجر ململ کے ساتھ چاول بھی جہازوں میں لے جاتے تھے۔ اس مقصد کے لیے وہ بنگال سمیت ساحلی علاقوں سے چاول خریدتے تھے۔ جب شائستہ خان کی توجہ اس معاملے کی طرف گئی تو انھوں نے چاول کی برآمد پر پابندی عائد کر دی۔ پروفیسر ربانی کے مطابق ’شائستہ خان نے تاریخ میں اپنا نام بنانے کے لیے چاول کی برآمد پر پابندی عائد کی تھی۔ چاول کی برآمد بند ہونے کے بعد کسانوں کے گھروں میں چاول سڑنے لگے اور اس وقت ایک ٹکے میں آٹھ من سے بھی زیادہ چاول ملنے لگے‘۔ تاہم تاریخ دانوں کے مطابق اس عرصے میں کوئی بڑی قدرتی آفت نہیں آئی تھی۔ استاد اور محقق ڈاکٹر نسیمہ حمید کے خیال میں اس وجہ سے اس زمانے میں بڑی مقدار میں غذائی اجناس پیدا ہوتی تھیں اور بازار میں ان کی وافر رسد موجود تھی، جو چاول کی قیمت کم ہونے کی ایک اور وجہ تھی۔ تاریخ دان یدوناتھ سرکار کے مطابق ڈھاکہ بنگال کے چاول پیدا کرنے والے بڑے علاقوں کے مرکز میں واقع تھا۔ اسی لیے وسطی بنگال کے مقابلے میں ڈھاکہ میں چاول اور دیگر غذائی اجناس کی قیمتیں فطری طور پر کم تھیں۔ اس کے علاوہ اس زمانے میں عام لوگوں کی قوتِ خرید بھی بہت کم تھی، جس کے باعث عام لوگوں کے لیے اشیا کی خریداری آسان نہیں تھی۔

صرف شائستہ خان کے دور میں ہی نہیں بلکہ قدیم زمانے سے بنگال کی معیشت کا انحصار زراعت پر تھا۔ زرعی نظام کو بہتر بنانے کے لیے انھوں نے کسانوں کو دوہرے ٹیکس سے تحفظ دیا۔ مختلف کتابوں میں ذکر ملتا ہے کہ شائستہ خان کے دور میں بنگال میں انتظامی استحکام معاشی ترقی کے ایک اہم دور کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ صوبیدار شائستہ خان یورپی تاجروں کو درآمدات اور برآمدات کے لیے حوصلہ دیتے تھے۔ ان کے دور میں بنگال کی گھریلو دستکاری اور کپڑے کی صنعت کو عالمی سطح پر شہرت ملی۔ بنگال سے سوتی اور کپڑا یورپ کے مختلف ممالک کو برآمد کیا جاتا تھا۔ بنگلہ دیش اوپن یونیورسٹی میں تاریخ کے استاد ڈاکٹر محمد عدنان عارف سلیم نے بی بی سی بنگلا کو بتایا کہ ’شائستہ خان کا دورِ حکومت بنگال میں انتظامی استحکام اور معاشی ترقی کا ایک اہم دور تھا۔ بنگال کے صوبیدار کی حیثیت سے انھوں نے محصولات کے نظام کو منظم کیا اور زرعی پیداوار بڑھانے اور تجارت کو وسعت دینے میں کردار ادا کیا‘۔ تاہم ایسا نہیں تھا کہ ان اقدامات سے بنگال کے عام لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ پہنچا ہو۔ تاریخ پر تحقیق کرنے والے ماہرین کے مطابق شائستہ خان کے دور میں اضافی ٹیکس ادا کرتے کرتے بہت سے لوگ بے بس ہو گئے تھے۔ پروفیسر غلام ربانی کہتے ہیں کہ ’شائستہ خان کے بعض اقدامات دیکھ کر بہت سے لوگ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس دور میں معاشی خوشحالی تھی، لیکن یہ کسی بھی طرح معاشی خوشحالی کی حقیقی تصویر پیش نہیں کرتے‘۔ ان کے مطابق ایک طرف اضافی ٹیکس وصول کیا جاتا تھا اور دوسری طرف کسانوں اور محنت کش لوگوں کو اپنی پیداوار کی مناسب قیمت بھی نہیں ملتی تھی، جس کی وجہ سے ان کی مشکلات بڑھ گئی تھیں۔ ڈاکٹر سلیم کا کہنا ہے کہ ’ان کی انتظامی صلاحیت کے نتیجے میں بنگال میں امن و امان قائم ہوا، تاہم مہنگائی، محصولات کی پالیسی اور معاشی نظام کے حوالے سے مختلف تنقیدیں بھی موجود ہیں‘۔ تاہم تاریخ پر تحقیق کرنے والے ماہرین ایک اور پہلو کو بھی اہم سمجھتے ہیں اور وہ ہے روزمرہ خریداری میں پیسے کا استعمال۔ کیونکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مغل دور میں روزمرہ کی خریداری کے لیے پیسے کا استعمال بہت کم ہوتا تھا۔ ماہر اقتصادیات پروفیسر انو محمد نے بی بی سی بنگلا کو بتایا کہ ’اس زمانے میں روزمرہ کی خریداری میں پیسے کا استعمال بہت کم تھا۔ لوگ لین دین کے لیے زیادہ تر اشیا کے تبادلے کا طریقہ استعمال کرتے تھے‘۔ انھوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ’مثلاً اگر آپ کسی حجام سے بال کٹواتے تھے تو اسے فوری طور پر پیسے نہیں دیتے تھے۔ سال میں جب دھان کی فصل کا موسم آتا تو بال کاٹنے کے بدلے اسے دھان دے دیا جاتا تھا‘۔ بہت سے تاریخ دانوں کا خیال ہے کہ مغل دور میں بنگال کے صوبیدار کی حیثیت سے آنے والے بیشتر حکام اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے بعد دوبارہ دہلی واپس چلے جاتے تھے۔ ان میں سے بہت سے لوگ بنگال کے عام لوگوں اور کسانوں کی مشکلات پر زیادہ توجہ نہیں دیتے تھے۔ اس زمانے میں لوگوں کے پاس فصل کے علاوہ کوئی خاص دولت نہیں ہوتی تھی۔ معیشت کا زیادہ تر انحصار اپنی ضرورت کی اشیا پیدا کرنے پر تھا۔ جس سال فصل اچھی ہوتی، اس سال عام کسانوں اور لوگوں کے لیے خوراک کا انتظام آسان ہوتا۔ روزمرہ ضروریات کی خریداری میں بھی فصلوں کا لین دین زیادہ عام تھا، جبکہ بعض چیزوں کی خریداری کے لیے کوڑیوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ پروفیسر غلام ربانی نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ’کچھ خریداریوں میں کوڑیاں استعمال ہوتی تھیں۔ عام لوگوں کے پاس چاندی کے سکے نہیں ہوتے تھے۔ چاندی کے سکے زیادہ تر تاجروں کے کاروباری لین دین میں استعمال ہوتے تھے‘۔ انھوں نے بتایا کہ اس زمانے میں استعمال ہونے والی کوڑیاں بھی مالدیپ سے چاول کے بدلے لائی جاتی تھیں۔ اس دور کے حساب کے مطابق، ایک روپے کی قدر بہت زیادہ تھی۔ اس وقت چار کوڑیوں سے ایک گنڈا بنتا تھا، 20 گنڈوں سے ایک پن، چار پن سے ایک آنہ اور 80 کوڑیوں سے ایک آنہ بنتا تھا۔ 16 آنے ملا کر ایک روپیہ ہوتا تھا۔ ماہر اقتصادیات پروفیسر انو محمد نے بی بی سی بنگلا کو بتایا کہ ’اس زمانے میں آج کی طرح پیسے کے بارے میں گفتگو نہیں ہوتی تھی۔ لوگوں کے حساب کتاب میں کوڑیاں اہم تھیں۔ اس وقت پیسے کی قدر بہت زیادہ تھی‘۔ انھوں نے کہا کہ ’اس وقت باقاعدہ مالیاتی معیشت موجود نہیں تھی۔ پیسوں کا حساب، لین دین اور یہاں تک کہ چاول کی خرید و فروخت بھی بہت محدود تھی۔ زیادہ تر خاندان خود چاول پیدا کرتے اور کھاتے تھے۔ بازار سے چاول خرید کر کھانے کا رواج بہت کم تھا‘۔ اس دور میں چاندی کے سکوں کے ذریعے سرکاری اور بڑے کاروباری لین دین کیا جاتا تھا۔ بڑے کاروبار میں زمیندار اور مذہبی پیشوا چاندی کے سکے یا پیسے استعمال کرتے تھے۔ پروفیسر انو محمد کے مطابق اس زمانے کے چاندی کے ایک سکے کی قدر اور آج کے ایک روپے میں بھی بہت بڑا فرق ہے۔ مغل دور کا ایک روپیہ خالص چاندی کا بنا ہوتا تھا اور اس کا وزن ایک تولہ، یعنی تقریباً 11.6 گرام تھا۔ موجودہ حساب سے 11.66 گرام 22 قیراط چاندی کی قیمت تقریباً دو ہزار سے ڈھائی ہزار ٹکے بنتی ہے۔ بعض تاریخ دانوں نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں ایک تولہ سونا 16 ٹکے میں مل جاتا تھا۔ پروفیسر انو محمد کا کہنا ہے کہ ’مغل دور کے ٹکے کا آج کے ٹکے سے براہِ راست موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم اگر اس دور کی قدر کو موجودہ زمانے کے حساب سے دیکھا جائے تو ایک روپیہ آج کے چند ہزار ٹکے کے برابر ہو سکتا ہے‘۔ اس کے باوجود زرعی معیشت اور تجارت کی ترقی کے حوالے سے شائستہ خان کے دور کو بنگال کی تاریخ کا ایک یادگار اور سنہری دور سمجھا جاتا ہے۔ استاد اور محقق نسیمہ حمید کا کہنا ہے کہ شائستہ خان کے دور میں ہی بنگال کی معاشی خوشحالی میں اضافہ ہوا اور صوبائی دارالحکومت ڈھاکہ مغلوں کے ایک اہم تجارتی مرکز میں تبدیل ہو گیا۔ 18 ویں صدی کی سرکاری دستاویزات میں بنگال کو ’ہندوستان کی جنت‘ قرار دیا گیا ہے۔ (بی بی سی اردو)

ایس آئی آر کی تمام گڑبڑیوں کو درست کیا جائے ہم ECI کے خلاف ہونے والے احتجاج کا حصہ ہیں: صدر کل جماعتی وفاق مہاراشٹر

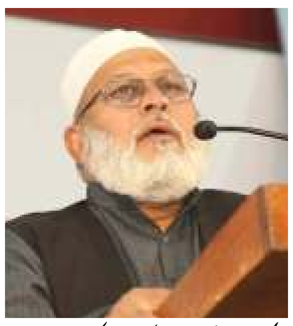

اورنگ آباد: ۵/اکوبر (راست): کل جماعتی وفاق مہاراشٹر کے صدر محمد ضیاء الدین صدیقی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ SIR کی تمام گڑبڑیوں کو درست کیا جائے نیز فہرستوں کو 2024 کے مطابق من وعن محفوظ کیا جائے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے بارے میں جوں جوں اطلاعات مل رہی ہیں لوگوں کے نام فہرست سے غائب کرانے کا الزام توں توں ثابت ہو رہا ہے۔ حکومت کے اس ادارے کو کسی بھی دباؤ کے بغیر کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن جیسے دوسرے اداروں کا حال کر دیا گیا ہے بالکل اسی طرح الیکشن کمیشن کا بھی حال ہو گیا ہے۔ خیر کی امید اس سے اب نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے عوامی مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کے ذمہ داروں نے استعفیٰ دینا چاہیئے تاکہ شفافیت باقی رہے اور لوگوں کا اعتماد بھی۔ ایک سوال کے جواب میں صدر وفاق ضیاء الدین صدیقی نے یہ واضح کیا ہے کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے خلاف مختلف مطالبات کو لے کر جو احتجاج کیا جا رہا ہے، کل جماعتی وفاق مہاراشٹر اسکا حصہ ہے اور ان تمام مطالبات کو پورا کرنے کی مانگ کرتا ہے۔ وفاق نے اپنے یونٹوں سے یہ بات کہہ رکھی ہے کہ مناسب وقت پر وہ عملاً اس احتجاج کا حصہ بن سکتے ہیں۔ یہ عمل ملک کو عملاً شفافیت اور ترقی کی طرف گامزن کرے گا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ملک کی عوام کو اس کا نقصان ہو سکتا ہے بالخصوص اقلیتوں کو، ان میں سے بھی مسلمان حاشیے پر لائے جا سکتے ہیں۔ صدر وفاق نے اپنے پیغام میں اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ ملی لیڈرشپ کو مصلحتوں سے اوپر اُٹھ کر اتحاد و اتفاق کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرنے چاہیے۔

آزادی کے بعد ڈبروگڑھ نے پہلا بین الاقوامی کارگو بوگی بیل سے بنگلہ دیش بھیجا

ڈبروگڑھ۔ 5/ اکتوبر۔ ایم این این۔ 540 میٹرک ٹن میتھانول لے جانے والا ایک بارج آج یہاں ڈبروگڑھ کے بوگی بیل ٹرمینل سے ڈھاکہ، بنگلہ دیش کے لیے روانہ ہوا۔ بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں (ایم او پی ایس ڈبلیو) کے مرکزی وزیر سربانند سونووال نے بوگی بیل سے کشل کنور کے ذریعے دھکیلنے والے جہاز ڈی ایل بی پٹکئی کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر ہیمنت بسوا سرما تقریب میں عملی طور پر شامل ہوئے۔ 1947 میں ہندوستان کی آزادی کے بعد، قصبے کے دریائی گھاٹ کے بند ہونے کے تقریباً 70 سال بعد، بالائی آسام سے کسی غیر ملکی بندرگاہ پر یہ پہلا کارگو بھیجا گیا ہے۔ میتھانول جو ریاست کی ملکیت والی آسام پیٹرو کیمیکلز لمیٹڈ (اے پی سی ایل) نے نامروپ میں تیار کیا ہے، ڈھاکہ، بنگلہ دیش میں پانگاؤں پورٹ کے لیے پابند ہے۔ یہ جہاز ہندوستان میں دریائے برہم پترا پر نیشنل واٹر وے-2 سے تقریباً 768 کلومیٹر نیچے ہند- بنگلہ دیش سرحد تک سفر کرے گا، پھر ہند- بنگلہ دیش پروٹوکول روٹ (آئی بی پی آر) کے ساتھ ساتھ جاری رہے گا۔ یہ جہاز بوگی بیل، ڈبروگڑھ سے نارائن گنج، ڈھاکہ تک کل 1300 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرے گا۔ اس سفر کو اس بات کے امتحان کے طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ آیا برہمپترا تجارتی طور پر قابل عمل مال برداری راہداری کے طور پر کام کر سکتی ہے۔ جو شمال مشرق کو بیرونی منڈیوں سے جوڑتی ہے۔ بنگلہ دیش کو میتھانول کی باقاعدہ ترسیل کا منصوبہ ہے۔ بوگی بیل اور دھوبری میں حال ہی میں کسٹم اور امیگریشن کمپلیکس قائم کیے جانے کے بعد یہ کھیپ ممکن ہوئی۔ مرکزی وزیر جناب سونووال نے کہا کہ ”ہمارے بزرگوں نے ڈبروگڑھ گھاٹ پر اسٹیمر کی سیٹی کی آواز سنتے ہوئے پرورش پائی۔ 70 سال تک وہ سیٹی خاموش رہی اور جہازوں کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ آج ایک جہاز دوبارہ ڈبروگڑھ سے دنیا کے سفر پر روانہ ہو رہا ہے۔ دریا نے کبھی ہمیں مایوس نہیں کیا۔ دہائیوں تک جس چیز کی کمی رہی، وہ اسے بحال کرنے کا عزم تھا۔“ سرما نے اسے آسام کے لیے فخر کا دن قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ” آسام کی اپنی مصنوعات، جو نامروپ میں تیار کی گئی ہیں، اب آسام کے اپنے دریا کے ذریعے بین الاقوامی منڈی تک جا رہی ہیں۔ شمال مشرق اب محض ایک سرحدی علاقہ نہیں رہا، بلکہ یہ مشرق کی جانب ہندوستان کا دروازہ بن چکا ہے۔“ سونووال نے کہا کہ یہ کھیپ ایک شروعات ہے۔

فلائی دبئی پرواز کے پائلٹ کا آسٹریلیا سے کیا تعلق تھا؟

آسٹریلوی حکام متحدہ عرب امارات سے اسرائیل جانے والی پرواز کے دوران

جہاز کے کپتان پر چاقو سے حملہ کرنے والے فرسٹ آفیسر کے آسٹریلیا سے روابط کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ شریک پائلٹ پر الزام ہے کہ انھوں نے دبئی سے تل ابیب جانے والی پرواز کے دوران کپتان پر کلہاڑی سے حملہ کیا، تاہم مسافروں نے اسے قابو میں کر لیا اور کامیابی کے ساتھ طیارے کا کنٹرول برقرار رکھا۔ آسٹریلوی حکام نے فی الحال شریک پائلٹ کی شناخت ظاہر نہیں کی۔ تاہم خبر رساں ادارے روئٹرز، سی این این اور دی نیویارک ٹائمز سمیت متعدد میڈیا اداروں کے مطابق فرسٹ آفیسر کا نام حمام الحمامی ہے۔ اسرائیلی وزیرِاعظم نتن یاہو نے کہا تھا کہ وہ عمانی شہری ہے۔ تاہم انھوں نے اپنے دعووں کے حق میں کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا ہے۔ متحدہ عرب امارات کے پراسیکیوٹر نے کہا ہے کہ وہ اس واقعے اور اس کے ممکنہ محرکات کی تحقیقات کر رہا ہے۔ آسٹریلوی فیڈرل پولیس (AFP) نے بی بی سی کو دیے گئے ایک بیان میں تصدیق کی کہ وہ ’اس شخص کے آسٹریلیا سے روابط‘ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ فلائی دبئی کی پرواز FZI073 بدھ کے روز دبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے تل ابیب کے بین گورین ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہونے کے تقریباً دو گھنٹے بعد اچانک 17000 فٹ (5200 میٹر) سے زیادہ نیچے آ گئی تھی جس کے باعث جہاز پر سوا مسافروں میں خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ بعد ازاں پتا چلا کہ اس کی وجہ فرسٹ آفیسر کی جانب سے ساتھی پائلٹ پر حملہ تھا۔ تاہم مسافروں اور عملے نے حملہ آور کو قابو میں کر کے اور طیارے کا کنٹرول دوبارہ حاصل کر لیا اور اسے سعودی عرب کے شہر تبوک کے شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز ایئر پورٹ پر بحفاظت اتار لیا گیا۔ آسٹریلوی پولیس کے مطابق اس تحقیقات میں ریاستی پولیس اور ملک کی سکیورٹی ایجنسی بھی شامل ہیں جبکہ مناسب وقت پر تازہ معلومات فراہم کی جائیں گی۔ کیس سے واقف ذرائع، جنھوں نے آسٹریلوی میڈیا سے بات کی ہے کا کہنا ہے کہ شریک پائلٹ کو 2014 میں ایک سٹوڈنٹ ویزا جاری کیا گیا تھا اور اُنھوں نے 2015 سے 2017 کے درمیان آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کی جس کے بعد وہ آسٹریلیا سے چلے گئے۔ آسٹریلین براڈکاسٹنگ کارپوریشن (ABC) نے کہا کہ شریک پائلٹ کا سٹوڈنٹ ویزا 2019 میں اس لیے منسوخ کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ اب کسی تعلیمی کورس میں داخل نہیں تھے جس کی وجہ سے وہ اس ویزے کے بھی اہل نہیں تھے۔ اے بی سی نے رپورٹ کیا کہ انسدادِ دہشت گردی کے حکام یہ جائزہ لیں گے کہ آیا یہ شخص آسٹریلیا میں انتہا پسندی کی جانب مائل ہوا تھا یا نہیں۔ 30 ستمبر کو دبئی سے تل ابیب جانے والی اس پرواز میں اسرائیل جانے والے 170 سے زائد مسافر سوار تھے۔ متحدہ عرب امارات کے اٹارنی جنرل کے مطابق، سفر کے ڈھائی گھنٹے بعد طیارہ 17000 فٹ (5200 میٹر) نیچے آ گیا جب شریک پائلٹ نے کپتان پر کریش ایکس سے حملہ کیا۔ طیارہ اڑانے والے کپتان سُمت مجھر نے بیان کیا کہ وہ زخمی حالت میں فرش پر پڑے تھے جب انھیں احساس ہوا کہ طیارہ تیزی سے نیچے جا رہا ہے اور انھیں کارروائی کرنا ہوگی۔ اُنھوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا: ’میں نے خود سے کہا کہ دروازہ اندر سے کھولنے کے لیے ایک آخری کوشش کرنی ہے، جس کے بعد مسافر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔‘ اس کے بعد دو ریزرو پائلٹوں نے طیارے کو بحفاظت سعودی عرب میں اتار لیا۔

فلائی دبئی جس کی پرواز کے دوران یہ واقعہ پیش آیا اور متحدہ عرب امارات، جہاں یہ فضائی کمپنی رجسٹرڈ ہے، نے تاحال حملہ آور فرسٹ آفیسر کی شناخت ظاہر نہیں کی ہے اور نہ ہی یہ بتایا کہ مذکورہ افسر کس ملک کا شہری ہے۔ فرسٹ پائلٹ کے پرواز کے مجموعی تجربے، پیشہ ورانہ اہلیت یا اس بارے میں تاحال کوئی معلومات سامنے نہیں آئی ہیں کہ آیا وہ اس سے قبل فلائی دبئی کے طیارے پر اسرائیل پرواز کر چکے تھے یا نہیں۔ تاہم اسرائیلی وزیرِاعظم بنیامن نیتن یاہو کا دعویٰ ہے کہ حملہ آور کا تعلق عمان سے ہے جو ’انتہا پسندانہ اسلامی نظریاتی تربیت‘ سے گزرا تھا۔ اس واقعے میں زخمی ہونے والے پائلٹ کی شناخت انڈین شہری کیپٹن سمت مجھر کے نام سے ہوئی ہے۔ انھیں طیارے کے اترنے کے بعد ہسپتال منتقل کیا گیا اور بعد ازاں اسرائیلی وزیرِاعظم نے انھیں ’ہیرو‘ قرار دیا۔ جمعہ کے روز انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی نے فلائی دبئی کے پائلٹ سمت مجھر کو ویڈیو کال کر کے ان کا حال دریافت کیا اور ان کی بہادری پر انھیں خراجِ تحسین پیش کیا۔ نریندر مودی نے ان سے کہا کہ ’میں اور تمام قوم آپ کے لیے دعاگو ہے‘۔ ’ہمت، سوجھ بوجھ سے کام لینے پر انڈین وزیر اعظم نے ان کی تعریف کی۔ اور کہا ’ہم انڈین جان لینے والے نہیں جان بچانے والے لوگ ہیں۔ اپنے جسم پر اتنا بڑا زخم لے کر زندگی اور موت کی لڑائی لڑتے ہوئے اپنی پرواہ نہیں کی اور مسافروں کی جان کی پرواہ کی‘۔ انھوں نے کہا ’آپ نے پوری قوم کا مان رکھا‘۔ اس موقعے پر پائلٹ سمت مجھر نے کہا کہ ’آپ میرے آئیڈیل ہیں۔ مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے‘۔ انھوں نے بتایا کہ ’اس لمحے میں اپنی زندگی کے لیے لڑ رہا تھا۔ ایک لمحے مجھے احساس ہو گیا تھا کہ اگر میں نہ اٹھا تو کیا ہوگا، 17 سال سے جہاز اڑا رہا ہوں تو مجھے پتا تھا یہ جہاز نیچے جا رہا ہے۔ میں ان سب (مسافروں) کو نہیں مرنے دے سکتا‘۔ سمت مجھر نے سعودی عرب میں میسّر علاج کی سہولیات پر تسلی کا اظہار کیا اور کہا ’مجھے اس سے اچھا طبی علاج نہیں مل سکتا تھا‘۔ (بی بی سی اردو)

اخبار میں لپٹی کھانے کی اشیا ہماری صحت کے لیے کتنی خطرناک ہو سکتی ہیں؟

بہت سے لوگ کھانے پینے کی چیزیں اخبار میں لپیٹتے ہیں، جبکہ کئی جگہوں پر سموسے اور پکوڑے بھی اکثر اخبار پر ہی رکھ کر دیے جاتے ہیں۔ بعض دکاندار سموسوں اور دیگر تلی ہوئی اشیا کو اخبار یا کاغذ کی ردی میں لپیٹ کر بھی آپ کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں۔ پاکستان سمیت ایشیائی ممالک میں سموسے، پکوڑے اور اسی طرح کی دیگر تلی ہوئی اشیا پارسل کرنے کے لیے اخبار کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اخبار میں لپٹے یہ سموسے اور پکوڑے بعد میں پلاسٹک کے تھیلوں میں ڈال کر آپ کو تھما دیے جاتے ہیں۔ حال ہی میں فوڈ سیفٹی اینڈ سٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی) نے گلی محلوں اور بازاروں میں کھانے پینے کی اشیا فروخت کرنے والے ہوٹلوں اور ٹھیلوں کے لیے اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ ایف ایس ایس اے آئی نے کہا ہے کہ سموسوں اور پکوڑوں جیسی کھانے کی اشیا کو اخبار یا کسی دوسرے ایسے کاغذ میں لپیٹنا صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے، جس پر کچھ پرنٹ ہوا ہو۔ اتھارٹی کے مطابق کاغذ پر چھپائی کے لیے استعمال ہونے والی سیاہی میں کیمیکلز کے علاوہ سیسے جیسی مضر اشیا بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ جب گرم سموسے یا دیگر گرم غذائی اشیا ایسے کاغذ پر رکھی جاتی ہیں تو یہ چھپائی میں استعمال ہونے والے یہ کیمیکلز کھانے میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یوں یہ کھانے کے ساتھ معدے میں پہنچ کر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ بی بی سی نے اس بارے میں مزید معلومات کے لیے چند ماہرین صحت سے بات کی ہے۔ یاد رہے کہ ایف ایس ایس اے آئی کے فوڈ سیفٹی اینڈ سٹینڈرڈز یعنی پیکیجنگ رولز 2018 کے مطابق کھانا محفوظ کرنے یا پیش کرنے کے لیے اخبار یا اس طرح کی کسی بھی دوسری چیز کا استعمال ممنوع ہے۔ اخبار کو کن کاموں کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے؟ کھانے سے اضافی تیل جذب کرنے کے لیے۔ کھانا پکانے میں استعمال ہونے والی اشیا یا اجزا کو ڈھانپنے کے لیے۔ کھانا پیش کرنے کے لیے۔ کھانا پیک کرنے کے لیے۔ بی بی سی نے گرم سموسے یا اخبار پر رکھی گئی دیگر کھانے کی اشیا کے استعمال سے لاحق ہونے والے خطرات کے بارے میں کرنول میڈیکل کالج کے ڈاکٹر شیام پرساد سے بات کی۔ ڈاکٹر شیام پرساد سونولوجسٹ ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ چھپائی میں استعمال ہونے والی سیاہی اگر جسم میں داخل ہو جائے تو کیا ہو سکتا ہے، اس سے صحت کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور اس کے جسم کے اندرونی اعضا پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹر شیام پرسا کہتے ہیں کہ ’چھپائی میں استعمال ہونے والی سیاہی میں سیسہ نامی ایک دھات شامل ہوتی ہے۔ یہ کھانے کے ذریعے جسم میں داخل ہو کر جگر کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ یہ خون میں شامل ہو کر جسم کے دوسرے حصوں کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ بعض صورتوں میں یہ دماغ کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ بہت سی خواتین گھر میں روٹی یا پوری بنانے کے بعد انھیں پرانے اخبار پر رکھ دیتی ہیں۔ اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے شیام پرشاد کا کہنا تھا کہ ’اس عادت کا اثر بالغ افراد کے مقابلے میں بچوں پر زیادہ پڑ سکتا ہے۔‘ ’اس سے بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما بری طرح متاثر ہو سکتی ہے۔ بچوں کے جسم کے مختلف اعضا ابھی مکمل طور پر نشوونما نہیں پاتے، اس لیے ان پر اس کا اثر زیادہ ہو سکتا ہے۔‘ وہ کہتے ہیں کہ حاملہ خواتین کو چھپے ہوئے کاغذ میں لپٹا ہوا کھانا بالکل نہیں کھانا چاہیے۔ یہ ان کے لیے بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔

’اگر بچے کی نشوونما کے ابتدائی مراحل میں یہ کیمیکلز حاملہ خاتون کے جسم میں داخل ہو جائیں تو اس سے حمل ضائع ہونے، ذہنی معذوری کے ساتھ بچے کی پیدائش یا مردہ بچے کی پیدائش کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے حاملہ خواتین کو اس معاملے میں خاص احتیاط کرنی چاہیے۔‘ فوڈ سیفٹی اینڈ سٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا نے کھانے پینے کی اشیا فروخت کرنے والے کاروباری اداروں کو ہدایت کی ہے کہ عوام کو کھانا فروخت یا فراہم کرتے وقت صرف محفوظ اور سرکاری طور پر منظور شدہ فوڈ گریڈ پیکیجنگ استعمال کی جائے۔ ایف ایس ایس اے آئی نے صارفین کو بھی اس معاملے میں محتاط رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ قواعد میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کھانا رکھنے کے لیے استعمال ہونے والے کاغذ، کاغذ سے بنے ڈبے، پلیٹیں اور کپ تیار کرنے میں ایسے مواد کا استعمال ہونا چاہیے جو فوڈ گریڈ معیار کے مطابق ہو۔ ان مواد میں کسی قسم کے مضر یا بیماری کا سبب بننے والے اجزا شامل نہیں ہونے چاہییں۔ اخبار کی چھپائی میں استعمال ہونے والی سیاہی میں مختلف کیمیکلز، رنگ، منرل آئل ہائیڈروکاربن، بھاری دھاتیں اور دیگر اجزا شامل ہوتے ہیں۔ جب گرم سموسہ یا کوئی دوسری کھانے کی چیز اخبار پر رکھی جاتی ہے تو حرارت کے باعث سیاہی میں موجود کیمیکلز کے کھانے میں شامل ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسا کھانا کھانے سے یہ کیمیکلز جسم میں داخل ہو سکتے ہیں اور صحت کے مختلف مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر شیام پرساد کہتے ہیں کہ ’اخبارات کئی لوگوں کے ہاتھوں سے گزرتے ہیں اور مختلف جگہوں سے آتے ہیں۔ اس وجہ سے ان پر گرد، جراثیم اور دیگر گندگی جمع ہونے کا امکان رہتا ہے۔ ایسے اخبار میں رکھا ہوا کھانا کھانے سے لوگ بیمار ہو سکتے ہیں۔‘ کچھ لوگ گھر میں بھی تلی ہوئی یا دیگر چکنی اشیا رکھنے اور پیک کرنے کے لیے اخبار استعمال کرتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق گھر میں بھی کھانا اخبار میں نہیں رکھنا چاہیے اور نہ ہی اخبار پر رکھ کر تلی ہوئی اشیا کھانی چاہییں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سموسے یا دیگر کھانے کی اشیا سٹین لیس سٹیل کے برتن، خشک پتوں یا شیشے کے برتنوں میں پیش کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(بی بی سی اردو)

حافظ محمد رمضان صاحب اشاعتی کے سانحہ ارتحال پر

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی کا اظہارِ تعزیت

بیڑ:5/ اکتوبر 2026ء (پریس ریلیز) حافظ محمد رمضان صاحب اشاعتی، حال مقیم پاتوڑ شریف، تعلقہ منجلے گاؤں، ضلع بیڑ، کا اچانک سڑک حادثے کے بعد انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے انتقال کی خبر سے دینی وسماجی حلقوں میں گہرے رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ حافظ محمد رمضان صاحب اشاعتی کے سانحہ ارتحال پر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حافظ محمد رمضان مرحوم ایک نہایت باصلاحیت، فعال، متحرک، صالح فکر اور دیندار نوجوان حافظِ قرآن تھے۔ وہ انتہائی نیک، مخلص اور سلیم الفطرت انسان تھے۔ مسجد کی امامت، مکتب میں معصوم بچوں کی دینی تعلیم وتربیت اور دیگر دینی وملی خدمات سے مسلسل وابستہ رہے۔ مرحوم نے میرے اپنے وطن عزیز کی نورانی مسجد میں تقریباً پندرہ سال تک نہایت اخلاص، محنت اور بے لوث جذبے کے ساتھ دینی خدمات انجام دیں۔ مولانا ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ حافظ محمد رمضان مرحوم انتہائی محنتی، جفاکش اور خدمت گزار انسان تھے۔ عمر اگرچہ تقریباً چالیس پینتالیس برس تھی، لیکن ان کی دینی سرگرمیاں، عوامی خدمات اور دینی وملی کاموں میں ان کی سرگرم شرکت قابل رشک تھی۔ وہ خاموشی اور اخلاص کے ساتھ خدمت انجام دینے والے ان لوگوں میں سے تھے جن کی خدمات کا حقیقی اندازہ ان کے رخصت ہوجانے کے بعد ہوتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ کورونا وائرس اور کورونا وبا کے مشکل ترین دور میں حافظ محمد رمضان مرحوم نے انسانیت کی خدمت کا جو جذبہ دکھایا، وہ ہمیشہ قابل قدر اور لائق تحسین رہے گا۔ اس نازک وقت میں انہوں نے جس خلوص اور ہمت کے ساتھ ضرورت مندوں اور عام لوگوں کی خدمت کی، وہ ان شاء اللہ ان کے لیے آخرت کا قیمتی ذخیرہ ثابت ہوگی۔ مولانا ندیم صدیقی صاحب نے بتایا کہ گزشتہ روز اچانک حافظ محمد رمضان صاحب کا سڑک حادثہ پیش آیا، جس کے بعد انہیں علاج کے لیے اورنگ آباد کے اپیکس ہاسپٹل میں داخل کرایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہوسکے۔ حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد سے ہی مجھے ذاتی طور پر ان کی صحت و سلامتی کے حوالے سے شدید تشویش تھی۔ افسوس کہ ایک طویل سفر پر ہونے کی وجہ سے میں ان کی نماز جنازہ میں شرکت سے مجبور ہوں، لیکن ان کی اچانک وفات نے میرے دل کو بے حد غمگین کر دیا ہے۔ ان کی محبت، خلوص، دینی خدمات اور رفاقت ہمیشہ یاد آتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ حافظ محمد رمضان مرحوم جمعیۃ علماء سے بھی گہرا تعلق رکھتے تھے اور جمعیۃ علماء کے دینی، ملی اور اصلاحی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بالخصوص جمعیۃ علماء کے پیغام کو چھوٹے چھوٹے دیہات، قصبات اور دور دراز علاقوں تک پہنچانے کے لیے وہ ہمیشہ سرگرم اور کوشاں رہتے تھے۔ ان کی وفاداری، اخلاص اور دینی کاموں سے وابستگی جمعیۃ علماء کے کارکنان کے لیے ایک قابل تقلید مثال ہے۔

مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ ان کی دینی وملی خدمات اور حسنِ اخلاق کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی تمام خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے، درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لیے قبر وآخرت کے تمام مراحل آسان فرمائے، جملہ پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ انہوں نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے تمام اضلاع، تعلقہ جات اور جمعیۃ علماء کی تمام یونٹوں کے ذمہ داران و کارکنان، ائمہ وخطباء، علماء کرام اور مدارس کے ذمہ داران سے خصوصی اپیل کی کہ وہ حافظ محمد رمضان اشاعتی مرحوم کے لیے دعائے مغفرت، ایصال ثواب کا اہتمام کریں اور ان کے لیے خصوصی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اردو کے فروغ کا سفر اپنی ذات سے شروع ہو کر قومی سطح تک پہنچنا چاہیے: سید حسین اختر

پروفیسر سید فرید احمد نہری سے خصوصی ملاقات، اردو کی ترقی وترویج کے لیے جامع لائحۂ عمل پر سیر حاصل گفتگو

بیڑ: ۵/اکتوبر (نامہ نگار) مہاراشٹرا اردو ساہتیہ اکادمی ممبئی کے چیئرمین سید حسین اختر کی معروف ماہرِ تعلیم و اردو داں پروفیسر سید فرید احمد نہری سے ان کی رہائش گاہ پر خصوصی ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر اردو زبان وادب کی ترقی وترویج نئی نسل میں اردو سے وابستگی پیدا کرنے، مقامی سطح پر اردو کے فروغ کے امکانات اور ریاستی وقومی سطح پر اردو کے لیے مؤثر لائحۂ عمل مرتب کرنے کے حوالے سے تفصیلی اور سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد ناصر باغبان، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، ملیہ سینئر کالج، بیڑ بھی موجود تھے۔ ملاقات کے دوران سید حسین اختر اور پروفیسر سید فرید احمد نہری نے اس بات پر زور دیا کہ اردو کی ترقی محض اداروں، تنظیموں یا حکومتوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر اردو داں فرد کو اپنی سطح پر اس کے فروغ کے لیے عملی کردار ادا کرنا ہوگا۔ اردو کے تحفظ اور ترویج کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ منصوبہ بندی کو محض تقریروں اور تجاویز تک محدود رکھنے کے بجائے اسے عملی اقدامات سے مربوط کیا جائے۔ اس موقع پر اردو کے فروغ کے لیے مرحلہ وار حکمتِ عملی پر بھی تبادلۂ خیال ہوا۔ گفتگو میں یہ نقطۂ نظر سامنے آیا کہ اردو کی خدمت کا آغاز مقامی سطح پر اپنی ذات اور اپنے ماحول سے ہونا چاہیے؛ اس کے بعد ریاستی سطح پر منظم کوششوں کو فروغ دیا جائے اور بالآخر قومی سطح پر اردو کے وسیع تر مفاد کے لیے مربوط منصوبہ بندی کی جائے۔ اگر ہر فرد اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنے گھر، تعلیمی ادارے، معاشرے اور گردوپیش میں اردو کے استعمال اور فروغ کا آغاز کرے تو یہ چھوٹی چھوٹی کوششیں ایک بڑی تحریک کی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔ سید حسین اختر نے اردو کے موجودہ حالات، درپیش مسائل اور مستقبل کے امکانات کے حوالے سے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، جبکہ پروفیسر سید فرید احمد نہری نے تعلیمی اور عملی میدان میں اردو کے فروغ کے لیے مختلف امکانات اور تجاویز پیش کیں۔ دونوں شخصیات نے اس امر پر اتفاق کیا کہ اردو کو نئی نسل سے جوڑنے، تعلیمی سرگرمیوں کو وسعت دینے اور اردو کے استعمال کو روزمرہ زندگی میں فروغ دینے کے لیے مسلسل اور سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ ملاقات کے اختتام پر پروفیسر سید فرید احمد نہری نے سید حسین اختر کو اپنی تصانیف اور کتب کا تحفہ بھی پیش کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد ناصر باغبان کی موجودگی نے ملاقات کو مزید علمی و ادبی اہمیت عطا کی۔ واضح رہے کہ سید حسین اختر مہاراشٹرا اردو ساہتیہ اکادمی ممبئی کے چیئرمین اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑا یونیورسٹی، اورنگ آباد کے شعبۂ اردو وفارسی کے بورڈ آف اسٹڈیز کے رکن ہیں، جبکہ پروفیسر سید فرید احمد نہری ملیہ سینئر کالج، بیڑ کے سابق صدر شعبۂ اردو اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑا یونیورسٹی کے شعبۂ اردو و فارسی کے بورڈ آف اسٹڈیز کے رکن ہیں۔ ڈاکٹر محمد ناصر باغبان ملیہ سینئر کالج، بیڑ کے شعبۂ اردو میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ ملاقات اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے فکری تبادلے اور مستقبل کی عملی منصوبہ بندی کے حوالے سے ایک اہم علمی و ادبی نشست ثابت ہوئی۔

شیخ عبدالرحیم کی ریاستی وزیر تعلیم سے ملاقات

اورنگ آباد: ۵/اکتوبر (راست): ریاست میں دوسری سے آٹھویں جماعت کے طلبہ کے لیے مجوزہ پیریوڈک اسیسمنٹ ٹیسٹ نومبر کے بجائے اکتوبر کے اختتام پر اسکولوں کے پہلے سیشن کے امتحانات کے ساتھ ہی منعقد کیا جائے، یہ پرزور مطالبہ مہاراشٹر اسٹیٹ اولڈ پنشن رائٹس آرگنائزیشن کے ریاستی ترجمان اور ہیپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کے سابق صدر شیخ عبدالرحیم نے کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ممبئی میں ریاست کے وزیر اعلیٰ اور وزیر برائے اسکولی تعلیم سے ملاقات کر کے ایک یادداشت پیش کی۔ ساتھ ہی ایجوکیشن کمشنر اور اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ کو ای میل کے ذریعے تفصیلی مکتوب بھیج کر فوری طور پر ترمیمی ٹائم ٹیبل جاری کرنے کی اپیل کی ہے۔ ہر سال دیوالی کی چھٹیوں سے قبل اکتوبر کے آخر میں اسکول کی سطح پر پہلے سیشن کے امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔ تاہم، SCERT کی جانب سے 'PAT' ٹیسٹ نومبر کے آخری ہفتے میں تجویز کیے جانے کی وجہ سے طلبہ پر لگاتار دو امتحانات کا بلاوجہ ذہنی دباؤ پڑے گا، اس جانب یادداشت میں توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ چائلڈ سائیکالوجی کا خیال: دیوالی کی طویل تعطیلات کے فوراً بعد ریاست سطح کے امتحانات کا بوجھ طلبہ پر ڈالنا غیر مناسب ہے، جس سے تناؤ سے پاک تعلیم کا بنیادی مقصد متاثر ہوتا ہے۔ تدریسی وقت کی بچت: محض چند ہفتوں کے وقفے سے دو بار امتحانات لینے سے اسکولوں میں طویل عرصے تک امتحانی ماحول رہے گا اور اصل تدریسی وقت ضائع ہوگا۔ معروضی جانچ: پہلے سیشن کا نصاب اکتوبر میں مکمل ہو جاتا ہے، اس لیے اس وقت اسباق طلبہ کے ذہن میں تازہ ہوتے ہیں؛ لہٰذا یہ جانچ دیوالی سے قبل لینا زیادہ مناسب ہوگا۔ امتحانات کا باہمی تال میل: اسکول سطح کے پہلے سیشن کے امتحانات اور 'PAT' ٹیسٹ کو اکتوبر میں ہی باہم مربوط کرنے سے انتظامی آسانی ہوگی اور نتائج میں بھی تاخیر نہیں ہوگی۔ طلبہ کی ذہنی صحت اور تعلیمی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے امتحانات کے اس دوہرے نظام سے بچنا ضروری ہے۔ نومبر میں ٹیسٹ ہونے سے پہلے سیشن کے نتائج میں بھی تاخیر کا خدشہ ہے۔ ان تمام امور پر ہمدردانہ غور کرتے ہوئے ریاستی حکومت 'سمکلت مولیاماپن چاچنی-1' کو اکتوبر 2026 کے آخری ہفتے میں منعقد کرنے سے متعلق فوری طور پر ترمیمی سرکلر جاری کرے۔

ضلعی سطح کے سیپک ٹکرا مقابلوں میں رئیس ہائی اسکول کی شاندار کامیابی

ٹیمیں ڈویژنل مقابلوں کے لیے منتخب

بھیونڈی :۵/ اکتوبر (شارف انصاری):- بھیونڈی نظامپور شہر مہا نگر پالیکا اور تھانہ ضلع کھیل کود ڈپارٹمنٹ کے مشترکہ اشتراک سے 4 اکتوبر 2026 کو پی۔ای۔ایم ہائی اسکول، کامت گھر کے گراؤنڈ پر منعقدہ ضلعی سطح کے انٹر اسکول اینڈ کالجیٹ سیپک ٹکرا مقابلوں میں رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، بھیونڈی کی ٹیموں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف عمر کے زمروں میں چار اول پوزیشنیں حاصل کیں۔ 14 سال سے کم عمر بوائز زمرے کے فائنل میں رئیس ہائی اسکول کی ٹیم نے وویکانند ہائی اسکول کو 5-0 سے شکست دے کر فاتح ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ 17 سال سے کم عمر بوائز زمرے میں رئیس جونیئر کالج کی ٹیم نے پی۔ای۔ایم ہائی اسکول کو 5-0 سے، جبکہ 19 سال سے کم عمر بوائز ٹیم نے سرسوتی ہائی اسکول کو 7-0 سے شکست دے کر اول مقام حاصل کیا۔ اسی طرح 19 سال سے کم عمر گرلز زمرے کے فائنل میں رئیس ہائی اسکول کی ٹیم نے معلومہ ہائی اسکول کو 11-5 سے شکست دے کر شاندار کامیابی حاصل کی۔ ان نمایاں کامیابیوں کے ساتھ رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کی چاروں فاتح ٹیموں نے ڈویژنل سطح کے مقابلوں کے لیے کوالیفائی کر لیا۔ فاتح ٹیموں کی کامیابی میں کوچز اقراء شیخ، ذاکر انصاری اور مصیب مومن کی رہنمائی اور محنت کا اہم کردار رہا۔ رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے طلبہ کی اس شاندار کامیابی پر کے ایم ای سوسائٹی کے صدر الماز فقیہ، جنرل سیکریٹری دانیال قاضی، خازن فہد بوبیرے، اسپورٹس کمیٹی کے چیئرمین دانش مددو، رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے چیئرمین یاسر تاتلی، پرنسپل ضیاء الرحمٰن انصاری، وائس پرنسپل عامر صدیقی، اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر مخلص مدعو اور جملہ تدریسی وغیر تدریسی عملے نے فاتح کھلاڑیوں، کوچز اور اساتذہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ڈویژنل مقابلوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ملک میں او بی سی کا مسئلہ نمایاں طور پر اٹھانے والے واحد لیڈر راہل گاندھی ہیں

ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ سب سے پہلے راہل گاندھی نے ہی کیا: ڈاکٹر سری ویلا پرساد

ریزرویشن کے نام پر دیویندر فڑنویس نے مراٹھا اور او بی سی سماج کے درمیان تنازع کھڑا کیا، ذات پر مبنی مردم شماری ہی ریزرویشن کا سب سے مؤثر حل: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: ۵/اکتوبر (پریس ریلیز): ذات پات کے نظام نے سماج میں مختلف ذاتوں کے درمیان تنازع اور نفرت پیدا کی ہے۔ ذات پات کے نظام کی ساخت میں او بی سی سماج کو نچلا مقام دے کر منوادیوں نے اس کا استحصال کیا ہے۔ ذات پات کے نظام کے خلاف جدوجہد طویل ہے، لیکن اب اس میں تبدیلی آنی چاہیے۔ اسی مقصد سے راہل گاندھی نے ذات پر مبنی مردم شماری کے مسئلے کو پوری شدت کے ساتھ اٹھایا ہے۔ ہر سماج کی آبادی کتنی ہے، اسی تناسب سے اسے نمائندگی ملنی چاہیے۔ اسی مطالبے کے تحت راہل گاندھی نے ذات پر مبنی مردم شماری پر زور دیا اور بالآخر وزیر اعظم نریندر مودی کو ذات پر مبنی مردم شماری کا فیصلہ کرنے کا اعلان کرنا پڑا۔ یہ بات مہاراشٹر کانگریس کے انچارج ڈاکٹر سری ویلا پرساد نے کہی۔ آج کانگریس کے صدر دفتر تلک بھون میں او بی سی کارکنوں کا تربیتی کیمپ منعقد ہوا اور 'منڈل بمقابلہ منوواد' کتاب کا اجرا مہاراشٹر کانگریس کے انچارج ڈاکٹر سری ویلا پرساد اور ریاستی کانگریس صدر ہرش وردھن سپکال کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر کانگریس پارٹی کے قانون ساز گروپ کے لیڈر وجے وڈیٹیوار، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی سکریٹری ریحانہ چشتی، ریاستی کانگریس کے او بی سی شعبے کے صدر پروفیسر یشپال بھنگے، رکن پارلیمنٹ پرتیبھا دھانورکر، ترجمان ہنومنت پوار سمیت دیگر قائدین موجود تھے۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ مہاراشٹر میں ریزرویشن کے مطالبے کو لے کر مختلف سماجوں کی تحریکیں جاری ہیں۔ ریزرویشن کی 50 فیصد حد میں اضافہ اور ذات پر مبنی مردم شماری ہی اس مسئلے کا سب سے مؤثر حل ہے، لیکن بی جے پی حکومت ایسا نہیں کر رہی ہے۔ ریاست میں ریزرویشن کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے، وہیں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے انگریزوں کی 'پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو' کی پالیسی اپناتے ہوئے مراٹھا اور او بی سی سماج کے درمیان تنازع پیدا کر دیا ہے۔ اگر فڑنویس حکومت نے کانگریس اتحاد کی حکومت کی جانب سے مراٹھا سماج کو دیا گیا ریزرویشن برقرار رکھا ہوتا تو آج ایسی صورت حال پیدا نہیں ہوتی۔ اس موقع پر وجے وڈیٹی وار نے کہا کہ او بی سی سماج مضبوطی سے بی جے پی کے ساتھ کھڑا رہا لیکن بی جے پی نے اس سماج کو کچھ بھی نہیں دیا۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے او بی سی سماج کے حقوق کے لیے سب سے پہلے آواز اٹھائی۔ راہل گاندھی کی جانب سے یہ مسئلہ اٹھائے جانے کے بعد ہی وزیر اعظم نریندر مودی نے ذات پر مبنی مردم شماری کا اعلان کیا۔ منڈل کمیشن نے او بی سی سماج کے لیے 27 فیصد ریزرویشن کی سفارش کی تھی۔ یہ ریزرویشن سماجی اور تعلیمی مواقع کے ساتھ ساتھ سرکاری ملازمتوں میں نمائندگی کے لیے تھا۔ لیکن منڈل کمیشن کی تحریک میں مداخلت کر کے منوادیوں نے او بی سی سماج میں الجھن پیدا کی۔ منووادی نظریے نے مختلف ذاتوں کے درمیان نفرت کا زہر گھولنے کا کام کیا ہے۔ منووادی نظریے کو صرف مساوات کا نظریہ ہی ختم کر سکتا ہے، وجے وڈیٹیوار نے کہا۔ اس موقع پر پروفیسر یشپال بھنگے نے کہا کہ ملک میں او بی سی سماج کو ایک شناخت اور چہرہ دینے کا اہم کام بہار کے سابق وزیر اعلیٰ بی. پی. منڈل نے کیا۔ جس دور میں او بی سی سماج کی کوئی واضح شناخت نہیں تھی، اس وقت بی. پی. منڈل نے اسے واضح شناخت دلائی۔ انہوں نے انتھک محنت کر کے اعداد و شمار جمع کیے اور او بی سی سماج کے لیے 27 فیصد ریزرویشن کی سفارش کی۔ انہوں نے کہا کہ اب او بی سی سماج کو صرف ووٹ دینے والا نہیں، بلکہ قیادت کرنے والا سماج بننا چاہیے۔ اسی مقصد سے 'ہر ایک او بی سی، بنے گا کانگریسی' کا عزم کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ 'منڈل بمقابلہ منوواد' کتاب اس مقصد سے لکھی گئی ہے کہ عام کارکن بھی اس کے نظریات اور موضوعات کو آسانی سے سمجھ سکے۔

بھیونڈی میں غلط انداز سے بنائے گئے اسپیڈ بریکر حادثات کا سبب بننے لگے، صحت کو بھی خطرہ

بھیونڈی :۵/ اکتوبر (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر میں اسکولوں اور اسپتالوں کے اطراف ضرورت کے مطابق اسپیڈ بریکر بنانے کے بجائے میونسپل کارپوریشن کے تعمیراتی شعبہ کی جانب سے ایک ہی سڑک پر بے تحاشہ اونچے پلاسٹک اور فائبر کے بریکر نصب کیے جانے سے شہریوں کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ان بریکرز کی وجہ سے گاڑی سواروں کو کمر، گردن اور ریڑھ کی ہڈی میں شدید جھٹکے لگنے کی شکایات سامنے آرہی ہیں، جبکہ موٹر سائیکل سواروں کے گر کر زخمی ہونے کا بھی خدشہ بڑھ گیا ہے۔ شہریوں نے خطرناک اور غیر معیاری بریکرز کو فوری طور پر ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تھانہ روڈ پر دھانگے اسپتال سے دھامنکر ناکہ تک تقریباً 78.1 کلومیٹر طویل سڑک انتہائی خستہ حال تھی۔ کچھ عرصہ قبل ہی اس سڑک کی آر سی سی کنکریٹ سے تعمیر مکمل کی گئی ہے۔ تاہم نئی تعمیر شدہ سڑک پر جگہ جگہ ڈرل کر کے 18 پلاسٹک اور فائبر کے اسپیڈ بریکر نصب کر دیئے گئے ہیں۔ سب سے زیادہ تشویشناک صورتحال دھانگے اسپتال کے قریب کمبھارواڑہ گلی سے بوبڈے مارگ تک صرف 50 سے 60 میٹر کے فاصلے میں نظر آتی ہے، جہاں ایک کے بعد ایک 7 بڑے اسپیڈ بریکر نصب کیے گئے ہیں۔ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ اس مقام پر نہ کوئی اسکول ہے اور نہ ہی اسپتال، اس کے باوجود اتنے کم فاصلے میں اتنی بڑی تعداد میں بریکر نصب کرنے کی کوئی منطق سمجھ میں نہیں آتی۔ شہریوں کے مطابق ان بریکرز کی اونچائی ضرورت سے زیادہ ہے اور ان کا ڈھلوان بھی تقریباً سیدھا اور سخت رکھا گیا ہے۔ معمولی رفتار کم کیے بغیر گاڑی گزرنے پر گاڑی اچھل جاتی ہے، جبکہ موٹر سائیکل سواروں کے توازن بگڑنے سے حادثات کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ روزانہ اس راستے سے گزرنے والے رکشا، کار اور موٹر سائیکل سواروں کو شدید جھٹکوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جس سے کمر اور ریڑھ کی ہڈی سے متعلق صحت کے مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ سماجی طور پر سرگرم شہری اویلاش سکلچے نے میونسپل کارپوریشن انتظامیہ سے شکایت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ سرکاری ضوابط کے مطابق اسپیڈ بریکر کی اونچائی، چوڑائی اور دو بریکرز کے درمیان فاصلے کی فوری جانچ کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ محکمہ صحت کی جانب سے ہڈیوں کے ماہر ڈاکٹروں کی رائے لی جائے اور غیر ضروری پلاسٹک بریکرز کو ہٹا کر ضابطے کے مطابق مناسب ڈھلوان والے اسپیڈ بریکر تعمیر کیے جائیں۔ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ آر سی سی سے تعمیر کی جانے والی شہر کی دیگر سڑکوں پر بھی اسی طرح ضرورت سے زیادہ اسپیڈ بریکر نصب کیے جارہے ہیں۔ پدم نگر سبزی منڈی کے قریب بھی تقریباً 50 میٹر کے فاصلے میں نصف درجن اسپیڈ بریکر بنائے گئے ہیں، جس سے گاڑی سواروں کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ اس سلسلے میں میونسپل کارپوریشن کے تعمیراتی شعبہ کے ایگزیکٹو انجینئر سچن نائک سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ موقع پر جا کر سڑک اور اسپیڈ بریکرز کا معائنہ کیا جائے گا اور ضابطے کے مطابق ضروری کارروائی کی جائے گی۔

آدیواسی طلبہ کے خلاف کارروائی کی سخت مذمت، کانگریس پارٹی طلبہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے

ممبئی: ۵/اکتوبر (پریس ریلیز): ناسک سے ممبئی تک لانگ مارچ کر کے آنے والے اور دادر واقع کانگریس دفتر میں رات کے وقت آرام کر رہے آدیواسی طلبہ کو گرفتار کرنا بی جے پی حکومت کے آمرانہ رویے کی مثال ہے۔ آدھی رات کو طلبہ کو گرفتار کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ پولیس آدیواسی طلبہ کے ساتھ این ایس یو آئی کے ریاستی صدر ساگر سالونکے اور ممبئی این ایس یو آئی کے صدر پردیوم یادو کو فوری رہا کرے، ورنہ کانگریس کے ریاست بھر کے تمام لیڈر اور کارکن وزیر اعلیٰ کے 'ورشا' بنگلے کا گھیراؤ کریں گے۔ یہ انتباہ کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے دیا۔ دیویندر فڑنویس کی پولیس کی جانب سے آدیواسی طلبہ کے خلاف کی گئی کارروائی کی سخت مذمت کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ کانگریس دفتر میں پولیس بھیج کر آدیواسی طلبہ اور این ایس یو آئی کے ریاستی صدر ساگر سالونکے اور ممبئی این ایس یو آئی کے صدر پردیوم یادو کو حراست میں لینا دبنگئی ہے۔ احتجاج کرنے آئے یہ طلبہ کیا مجرم ہیں؟ کیا احتجاج کرنا جرم ہے؟ دیویندر فڑنویس، یاد رکھیے کہ حد سے بڑھی ہوئی زیادتی کا انجام برا ہوتا ہے۔ آپ آدھی رات کو کانگریس پارٹی کے دفتر میں پولیس بھیجتے ہیں اور ہمارے دفتر میں گھس جاتے ہیں؛ اب ہم ورشا بنگلے کی طرف مارچ کریں گے۔ آدیواسی طلبہ کی آواز دبانے کی اس کوشش کو ہم کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔ طلبہ کے جائز حقوق کے لیے کانگریس پارٹی مضبوطی سے ان کے ساتھ کھڑی ہے، سپکال نے یہ بھی کہا۔ ممبئی کانگریس کی صدر ورشا گائیکواڑ نے تلک بھون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس دفتر میں پولیس بھیج کر آدیواسی طلبہ کے خلاف کارروائی کرنا وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو زیب نہیں دیتا۔ طلبہ اپنے حقوق اور انصاف کا مطالبہ لے کر آئے ہیں، ایسے میں ان کے خلاف پولیس کارروائی کرنا مناسب نہیں ہے۔ تلک بھون کانگریس کا دفتر ہے اور یہاں کوئی بھی آسکتا ہے، لیکن پولیس نے اس دفتر کے چاروں طرف رکاوٹیں کھڑی کر کے ناکہ بندی کر دی ہے۔ کیا یہ جنگل راج ہے؟ ورشا گائیکواڑ نے یہ سوال بھی اٹھایا۔ رکن اسمبلی بھائی جگتاپ نے بھی تلک بھون پہنچ کر طلبہ سے ملاقات کی اور ان کا حال دریافت کیا۔ اس کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ممبئی پولیس کا کانگریس دفتر میں گھس کر کارروائی کرنا قابل مذمت ہے۔ آدھی رات کو حراست میں لینے کے لیے آدیواسی طلبہ کوئی مجرم نہیں ہیں۔ پولیس نے طلبہ کو حراست میں لے کر کچھ کو کولابہ پولیس اسٹیشن، جبکہ کچھ کو تھانے لے جایا۔ ان میں چند طالبات بھی شامل ہیں۔ طلبہ کو تین گھنٹے تک پولیس اسٹیشن کے باہر کھڑا رکھا گیا۔ این ایس یو آئی کے صدر کو حراست میں لے کر پورے شہر میں گھمایا گیا۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ بھائی جگتاپ نے خبردار کیا کہ پولیس کی یہ دبنگئی اور غنڈہ گردی کانگریس برداشت نہیں کرے گی۔ کانگریس پارٹی کے دفتر تلک بھون میں آدھی رات کو پولیس کے گھس کر کارروائی کرنے کی کانگریس قانون ساز پارٹی کے لیڈر وجے وڈیٹیوار، سینئر لیڈر بالاصاحب تھورات سمیت تمام اہم رہنماؤں نے مخالفت کی ہے۔ کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ حکومت کی اس جابرانہ کارروائی کے سامنے کانگریس جھکنے والی نہیں ہے اور کانگریس پارٹی آدیواسی طلبہ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔

ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو فروغ دینے کے لیے نجی شعبہ کلیدی جز ہے: ڈیلوئٹ

نئی دہلی۔ 5/ اکتوبر۔ ایم این این۔ ڈیلوئٹ کے فیوچر آف انفراسٹرکچر سروے 2026 کے مطابق، ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے کے شعبے کو پراجیکٹ کی فراہمی کو تیز کرنے کے لیے زیادہ پرائیویٹ سیکٹر کی شرکت، آسان ضابطوں اور مضبوط پراجیکٹ کی تیاری کی ضرورت ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کا چیلنج صرف سرمایہ اکٹھا کرنے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں پروجیکٹوں کو سرمایہ کاروں کے لیے زیادہ پرکشش بنانا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ وہ عملدرآمد کے لیے تیار ہیں۔ تقریباً 42 فیصد ہندوستانی جواب دہندگان نے پیچیدہ پالیسیوں، ضابطوں اور منظوری کے عمل کو پروجیکٹ کی فراہمی میں رکاوٹوں کے طور پر شناخت کیا، جب کہ 38 فیصد نے بجٹ کی رکاوٹوں کو ایک اہم رکاوٹ قرار دیا۔ رپورٹ میں پراجیکٹ کی بہتر تیاری، واضح ریونیو ماڈلز اور فنانسنگ ڈھانچے پر زور دیا گیا ہے جو اسٹیک ہولڈرز کے درمیان خطرات کو بانٹتے ہیں جو ان کا انتظام کرنے کے لیے بہترین جگہ رکھتے ہیں۔ سروے نے بنیادی ڈھانچے کی مالی اعانت میں تبدیلی کی طرف بھی اشارہ کیا، ہندوستانی جواب دہندگان کو متنوع فنڈنگ ماڈلز کے زیادہ استعمال کی توقع ہے۔ تقریباً 71 فیصد وینڈرا ور سپلائی کرنے والے فنانسنگ میں ترقی کی توقع رکھتے ہیں، جبکہ 62 فیصد نے کثیر جہتی اور ترقیاتی بینکوں سے زیادہ فنڈنگ کی توقع کی ہے۔ مزید 58 فیصد خودمختار دولت فنڈز اور پنشن فنڈز سے بڑھتے ہوئے شرکت کی توقع کرتے ہیں۔ ڈیلوئٹ نے کہا کہ ہندوستان کا ہائبرڈ اینوئٹی ماڈل اس بات کی ایک مثال ہے کہ کس طرح حکومتی تعاون اور رسک شیئرنگ بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی دیوالیہ پن کو بہتر بنا سکتی ہے اور نجی سرمایہ کاری کو راغب کر سکتی ہے۔ ایچ اے ایم کے تحت، حکومت تعمیراتی لاگت کا 40 فیصد فنڈ دیتی ہے، جبکہ خطرات کو سرکاری اور نجی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان بانٹ دیا جاتا ہے، جس سے سرمایہ کاری کے مزید مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

تجارتی مذاکرات کے لیے مختلف شراکت داروں کے ساتھ مختلف طریقہ کار کی ضرورت ہے: وزیر خزانہ سیتارمن

نئی دہلی۔ 5/ اکتوبر۔ ایم این این۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے پیر کو کہا کہ بھارت بڑی معیشتوں کے ساتھ تجارتی مذاکرات کے لیے ایک ہی طرح کا طریقہ کار (ٹیمپلیٹ) استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ محصولات (ٹیرف)، جغرافیائی سیاسی خطرات اور سپلائی چین سے متعلق خدشات عالمی تجارتی نظام کی ہیئت کو تیزی سے تبدیل کر رہے ہیں۔ نئی دہلی میں میونخ لیڈرز میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے سیتارمن نے کہا کہ یورپی یونین کے ساتھ بھارت کے حال ہی میں مکمل ہونے والے مذاکرات کو امریکہ کے ساتھ جاری مذاکرات کے لیے خود بخود ایک نمونہ یا ماڈل نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور امریکہ کے درمیان معاہدے کو ابھی حتمی شکل دی جانی باقی ہے اور اس پر "سخت اور انتہائی بھرپور انداز میں مذاکرات" جاری ہیں۔ سیتارمن نے بھارت کے تجارتی تعلقات میں موجود فرق کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ "دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف ممالک کے لیے الگ الگ طریقہ کار (ٹیمپلیٹس) ہو سکتے ہیں۔" امریکہ کے معاملے میں، انہوں نے نشاندہی کی کہ تجارتی توازن "بڑے پیمانے پر ہمارے حق میں ہے،" جس کی وجہ سے واشنگٹن کے ساتھ مذاکرات میں ترجیحات مختلف ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فارن ٹریڈ کے اعداد و شمار کے مطابق، مالی سال 26 میں بھارت اور امریکہ کے درمیان دوطرفہ تجارت کا حجم مالی سال 25 کے 14.132 بلین ڈالر سے بڑھ کر 77.140 بلین ڈالر ہوگیا۔ امریکہ کو بھارت کی برآمدات 51.86 بلین ڈالر سے بڑھ کر 31.87 بلین ڈالر ہو گئیں، جبکہ درآمدات 63.45 بلین ڈالر سے بڑھ کر 45.53 بلین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ نتیجے کے طور پر، امریکہ کے ساتھ بھارت کا تجارتی سرپلس (برآمدات اور درآمدات کا فرق) 89.40 بلین ڈالر سے کم ہو کر 86.33 بلین ڈالر رہ گیا۔ بھارت اور امریکہ نے فروری 2025 میں دو طرفہ تجارتی معاہدے کے لیے مذاکرات کا آغاز کیا تھا، جب وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے باضابطہ طور پر ان مذاکرات کا اعلان کیا تھا۔ اس معاہدے کو ابھی حتمی شکل دی جانی باقی ہے۔ سیتارمن نے کہا کہ بھارت اور یورپی یونین کے مذاکرات میں دونوں اطراف کے حساس شعبوں کو مدنظر رکھنا پڑا، جن میں زراعت، ڈیری، گوشت اور سویابین شامل ہیں۔ مذاکرات میں سپلائی چین کے استحکام (ریزیلینس) کے مسئلے کو بھی حل کرنا تھا، بشمول ایسے نئے شراکت داروں کی تلاش کی ضرورت جہاں موجودہ سپلائی چین پہلے ہی متاثر یا منقطع ہو چکی ہیں۔ چین کے ساتھ صورتحال کا فرق کہیں زیادہ نمایاں ہے۔ وزیر نے کہا کہ 2014 سے چین کے ساتھ بھارت کے تجارتی خسارے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور ممالک روایتی مذاکرات کے علاوہ دیگر ذرائع سے تجارتی عدم توازن کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کے نتیجے میں محصولات (ٹیرف) کو ایک "ہتھیار" کے طور پر استعمال کیا جانے لگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت چین کے معاملے میں محض ان طریقوں کی تقلید نہیں کر سکتا، بلکہ اسے مذاکرات اور باہمی لین دین کا

ناندیڑ میں پانی کی غیر قانونی نکاسی کے خلاف بڑا کریک ڈاؤن

۵۱/ڈپو اور ۲۱۵/موٹروں کے کنکشن منقطع

محکمہ آبپاشی کے سخت انتباہ کے بعد محصول اور پولیس کی مشترکہ کارروائی، وشنوپوری ڈیم اور دریائے گوداوری کے اطراف چھاپے

ناندیڑ: ۵/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر اور دریائے گوداوری کے کنارے واقع دیہاتوں کو مستقبل میں پینے کے پانی کی فراہمی یقینی بنانے اور ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان وشنوپوری ڈیم میں محفوظ آبی ذخیرے کو بچانے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے غیر قانونی آبی نکاسی کے خلاف ایک بھرپور کریک ڈاؤن شروع کر دیا ہے۔ ضلعی کلکٹر راہول کرڈیلے کے احکامات اور تحصیلدار سنجے وارکڈ کی رہنمائی میں محصول (ریونیو) اور پولیس کے محکموں نے مشترکہ مہم چلا کر پانی چوروں کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، قحط جیسی موجودہ صورتحال کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے مشترکہ ٹیموں نے مختلف مقامات پر دھاوا بولا۔ اس وسیع کارروائی کے دوران رہاٹی، بھیتاپور، سومیشور، پمپل گاؤں (کو)، بورگاؤں (تے)، تھوگاؤں، مارکنڈ، پمپل گاؤں مگھی، کلال، وشنوپوری اور کوٹی تیرتھ کے علاقوں میں واقع کل ۵۱ واٹر ڈپوؤں کے بجلی کنکشن کاٹ دیے گئے۔ مزید برآں، غیر قانونی طور پر پانی نکالنے کے لیے استعمال ہونے والی ۲۱۵ موٹروں کے کنکشن بھی فوری طور پر منقطع کر دیے گئے۔ واضح رہے کہ ضلعی انتظامیہ اور محکمہ آبپاشی نے محض چند روز قبل (۲ اکتوبر کو) ایک سخت نوٹس جاری کیا تھا۔ اس میں تمام لائسنس یافتہ اور غیر مجاز کسانوں کو تنبیہ کی گئی تھی کہ وشنوپوری، اسنتشور اور دیگر مائیکرو پروجیکٹس کا تمام پانی صرف پینے کے لیے مختص کر دیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے واضح کیا تھا کہ ربیع سیزن میں آبپاشی کے لیے ڈیم سے پانی نکالنا قطعی ممنوع ہے اور کسانوں سے اپنی موٹریں، پائپ اور کیبلز خود ہٹانے کی اپیل کی گئی تھی۔ اس انتباہ پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف اب یہ تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، جس سے آبی ذخائر کو محفوظ رکھنے کے حکومتی منصوبے کو تقویت ملے گی۔ یہ مشترکہ چھاپہ مار مہم اے بی سنگنواڑ کی سرپرستی میں سرکل آفیسر شری کرشن بلطے، اسسٹنٹ سب انسپکٹر (اے ایس آئی) رام راؤ ڈھولے، سرکل آفیسر سید محسن، پولیس سب انسپکٹر رام راؤ کینندے اور ایم ایف باغبان کی ٹیم نے انتہائی کامیابی سے انجام دی۔ اس کے علاوہ سرکل آفیسر مدھوکر پھولے اور سب انسپکٹر گووند جادھو سمیت دیگر متعلقہ افسران واہلکاروں نے بھی اس مہم میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ ضلعی انتظامیہ نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا ہے کہ ناندیڑ شہر اور دریائے گوداوری کے قریبی علاقوں کو پانی کی قلت سے بچانے کے لیے غیر قانونی آبی نکاسی کے خلاف یہ مہم آئندہ بھی بلا تعطل اور سختی سے جاری رہے گی۔

قومی سائبر سکیورٹی بیداری ماہ کے موقع پر

ایم جی ایم انجینئرنگ کالج میں پولیس سپرنٹنڈنٹ کا رہنمائی خطاب

ناندیڑ: ۵/اکتوبر (ورق تازہ نیوز) قومی سائبر سکیورٹی بیداری ماہ کے تحت ناندیڑ ضلع پولیس کی جانب سے مختلف عوامی بیداری پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں ایم جی ایم انجینئرنگ کالج، ناندیڑ میں طلبہ کے لیے سائبر سکیورٹی کے موضوع پر خصوصی رہنمائی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن نے طلبہ اور اساتذہ کو سائبر جرائم کی بڑھتی ہوئی نوعیت، سائبر فراڈ کے مختلف طریقوں اور ان سے محفوظ رہنے کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر کے بارے میں تفصیلی رہنمائی دی۔ اس موقع پر طلبہ سے اپیل کی گئی کہ وہ او ٹی پی، بن، سی وی وی، پاس ورڈ، بینک اکاؤنٹ کی معلومات یا دیگر ذاتی معلومات کسی بھی نامعلوم شخص کے ساتھ شیئر نہ کریں۔ مشتبہ لنک پر کلک کرنے سے گریز کریں اور نامعلوم افراد کی جانب سے موصول ہونے والی فون کالز، پیغامات یا ای میلز کے معاملے میں محتاط رہیں۔ سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی سکیورٹی بھی مضبوط رکھنے کی ہدایت دی گئی۔ طلبہ کو یو پی آئی فراڈ، کیو آر کوڈ کے ذریعے ہونے والی دھوکہ دہی، کے وائی سی اپ ڈیٹ کے نام پر ہونے والے سائبر جرائم، فرضی کسٹمر سروس نمبر، جعلی فون کالز، سوشل میڈیا فراڈ، ڈیجیٹل گرفتاری اور آن لائن مالی دھوکہ دہی کی مختلف اقسام سے بھی آگاہ کیا گیا۔ پروگرام میں بتایا گیا کہ اگر کسی شخص کے ساتھ سائبر فراڈ ہو جائے تو گھبرانے کے بجائے فوری طور پر سائبر کرائم ہیلپ لائن نمبر 1930 پر رابطہ کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ www.cybercrime.gov.in ویب سائٹ پر بھی شکایت درج کرائی جا سکتی ہے۔ اس پروگرام میں ایم جی ایم انجینئرنگ کالج کے صدر، پرنسپل، اساتذہ اور تقریباً 300 طلبہ نے شرکت کی۔ طلبہ نے سائبر سکیورٹی سے متعلق مختلف سوالات پوچھے اور ماہرین کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ قومی سائبر سکیورٹی بیداری ماہ کے موقع پر ناندیڑ پولیس کی جانب سے شہریوں، طلبہ، تعلیمی اداروں اور مختلف طبقات میں سائبر سکیورٹی کے حوالے سے شعور پیدا کرنے کے لیے متعدد بیداری پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن نے پیغام دیا کہ سائبر سکیورٹی ہر شخص کی ذمہ داری ہے اور احتیاط و بیداری ہی سائبر جرائم سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہے۔

ڈی آئی جی شاہاجی اماپ نے سنیں شہریوں کی شکایات

لاتور: ۵/اکتوبر (نامہ نگار): اعلیٰ پولیس افسر (ڈپٹی انسپکٹر جنرل) شری شاہاجی اماپ نے ۵ اکتوبر کو لاتور کے ضلعی پولیس سپرنٹنڈنٹ دفتر میں شہریوں اور شکایت کنندگان سے براہ راست ملاقات کی۔ اپنے ضلعی دورے کے دوران عوام کے مسائل سمجھنے، ان کا فوری ازالہ کرنے اور پولیس و عوام کے درمیان رابطے کو مضبوط بنانے کے مقصد سے، انہوں نے ناندیڑ رینج کے چاروں اضلاع میں جن سمواد (عوامی رابطہ) مہم کا آغاز کیا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد عوام دوست کاموں کے ذریعے پولیس اور عوام کے رشتوں کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، ڈی آئی جی شاہاجی اماپ لاتور ضلع کی ماہانہ کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے صبح سے ہی پولیس سپرنٹنڈنٹ دفتر میں موجود تھے۔ اس دوران، دوپہر ۳:۰۰ بجے سے شام ۶:۳۰ بجے تک انہوں نے ضلع کے شکایت کنندگان سے تفصیلی ملاقات کی۔ اس نشست میں مجموعی طور پر ۵۵ شکایت کنندگان نے اپنی تحریری درخواستیں اعلیٰ پولیس افسر کو پیش کیں۔ ان شکایات میں جائیداد کے تنازعات، مار پیٹ، درج مقدمات کی تفتیش، سائبر فراڈ، پولیس کے تحفظ، خاندانی تنازعات اور جان سے مارنے کی دھمکیاں جیسے سنگین معاملات شامل تھے۔ موصولہ شکایات کا انتہائی سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے، ان کے فوری حل کے لیے متعلقہ سب ڈویژنل پولیس افسران اور تھانہ انچارجز کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ عوام کی درخواستوں کے فوری ازالے کے لیے ڈی آئی جی دفتر نے پہلے ہی سمویدنا کے نام سے ایک شکایت ازالہ نظام شروع کر رکھا ہے۔ آج کی جن سمواد مہم میں موصول ہونے والی تمام درخواستیں مزید جانچ اور کارروائی کے لیے اسی سمویدنا پورٹل کے ذریعے متعلقہ افسران کو منتقل کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں، ناندیڑ رینج دفتر میں موجود فیڈ بیک ٹیم ہر شکایت پر ہونے والی کارروائی کا باقاعدہ جائزہ لے گی تاکہ انصاف کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس اہم موقع پر لاتور کے پولیس سپرنٹنڈنٹ شری امول تامبے، ضلع کے تمام سب ڈویژنل پولیس افسران، پولیس انسپکٹر (مقامی کرائم برانچ) اور شہر کے مختلف پولیس تھانوں کے انچارج افسران بھی موجود تھے۔

جوئے کے اڈے پر چھاپہ، تقریباً ۶/لاکھ روپے کا مال ضبط

عثمان نگر تھانے کی حدود میں ۸/جواریوں کے خلاف اعلیٰ پولیس افسر کی خصوصی ٹیم کی کاروائی

ناندیڑ: ۵/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ رینج میں غیر قانونی دھندوں پر شکنجہ کسنے کے لیے اعلیٰ پولیس افسر (ڈپٹی انسپکٹر جنرل) شری شاہاجی اماپ نے اپنے دفتر کے افسران اور اہلکاروں پر مشتمل ایک خصوصی پولیس ٹیم ناندیڑ ضلع روانہ کی تھی۔ اس ٹیم نے ایک بار پھر بڑی کارروائی انجام دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، اس خصوصی ٹیم نے ۴ اکتوبر ۲۰۲۶ کو عثمان نگر پولیس تھانے کی حدود میں موضع عثمان نگر شوار میں واقع سات بارہ ہوٹل کے پیچھے ایک ٹین شیڈ میں جوا کھیلنے والوں کے خلاف چھاپہ مار کارروائی کی۔ اس کارروائی کے دوران ۱۱۹۹۲۰/روپے نقد، ۷/موبائل فون اور ۵/موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں، جن کی مجموعی مالیت ۵۸۹۹۲۰ روپے بنتی ہے۔ اس معاملے میں پولیس نے موقع سے کل ۸ افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف عثمان نگر پولیس تھانے میں مہاراشٹرا انسداد جوا قانون کی دفعہ ۱۲ (الف) کے تحت مقدمہ نمبر ۲۱۶/۲۰۲۶ درج کیا ہے۔ اس چھاپہ مار مہم میں پولیس سب انسپکٹر پنکج انگلے کے ساتھ ہیڈ کانسٹیبل پردیپ خانسولے، گنیش راٹھوڑ، سندیپ واگھماڑے اور گجانن ڈورے شامل تھے۔ اس شاندار کارکردگی پر ڈی آئی جی شری شاہاجی اماپ نے خصوصی ٹیم کے افسران اور اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کی ہے۔ غیر قانونی دھندوں کی معلومات براہ راست پولیس تک پہنچانے کے لیے ڈی آئی جی دفتر نے خبر کے نام سے ایک خصوصی ہیلپ لائن شروع کی ہے۔ ناندیڑ رینج کے اعلیٰ پولیس افسر شری شاہاجی اماپ نے شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ہونے والی کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع موبائل نمبر ۹۱۵۰۱۰۰۱۰۰ پر دے کر جرائم کے خاتمے میں پولیس کی مدد کریں۔

۵/ویں اور ۸/ویں جماعت کے امتحانات کے لیے آن لائن رجسٹریشن کا آغاز

۲۱/اکتوبر تک آن لائن درخواستیں جمع کرانے کی مہلت، ۲۲/سے ۳۰/اکتوبر کے درمیان دستاویزات اور فیس جمع کرنے کی ہدایت

ناندیڑ: ۵/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر اسٹیٹ اوپن اسکول بورڈ (مہاراشٹر راجیہ مکت ودیالیہ منڈل) کی جانب سے پرائمری سطح (پانچویں جماعت) اور اپر پرائمری سطح (آٹھویں جماعت) کے امتحانات میں نئے سرے سے شامل ہونے والے طلباء کے لیے آن لائن رجسٹریشن کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا ہے۔ بورڈ کی جانب سے اپیل کی گئی ہے کہ طلباء ۵ اکتوبر ۲۰۲۶ سے ۲۱ اکتوبر ۲۰۲۶ کی رات ۱۲ بجے تک آن لائن طریقے سے اپنی رجسٹریشن مکمل کر لیں۔ تفصیلات کے مطابق، مہاراشٹر اسٹیٹ اوپن اسکول بورڈ نے ۵ویں اور ۸ویں جماعت کے امتحانات دینے والے طلباء کی سہولت کے لیے یہ آن لائن پورٹل شروع کیا ہے۔ طلباء کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مقررہ مدت کے اندر اپنا آن لائن فارم بھر کر رجسٹریشن کا عمل مکمل کریں۔ آن لائن رجسٹریشن فارم پُر کرنے کے بعد طلباء کو ۲۲ اکتوبر سے ۳۰ اکتوبر ۲۰۲۶ کے درمیان فارم میں درج کیے گئے اپنے متعلقہ رابطہ مرکز (اسکول) میں اصل درخواست، مقررہ فیس اور دیگر تمام ضروری اصل دستاویزات جمع کرانی ہوں گی۔ اس کے بعد تمام رابطہ مراکز (اسکولوں) کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ طلباء کی موصولہ درخواستیں، فیس، اصل دستاویزات اور طلباء کی حتمی فہرست ۲ نومبر ۲۰۲۶ کو متعلقہ ڈویژنل بورڈ کے دفتر میں جمع کرائیں۔ اوپن اسکول بورڈ کی جانب سے ۵ویں اور ۸ویں جماعت کے امتحانات میں شامل ہونے والے طلباء کو سختی سے ہدایت دی گئی ہے کہ وہ آن لائن رجسٹریشن کے لیے صرف مستند اور سرکاری ویب سائٹ کا ہی استعمال کریں۔ بورڈ نے واضح کیا ہے کہ فارم بھرنے کا آغاز کرنے سے قبل ویب سائٹ پر موجود ضروری ہدایات اور رہنما اصولوں کو بغور پڑھ لیا جائے۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اوپن اسکول بورڈ، پونے نے تمام طلباء اور متعلقہ اسکولوں سے اپیل کی ہے کہ وہ رجسٹریشن اور دستاویزات کی جانچ کے اس پورے عمل کو مقررہ شیڈول کے مطابق سختی سے مکمل کریں۔

سابق فوجیوں کے لیے روزگار کا شاندار موقع

پربھنی: ۵/اکتوبر (نامہ نگار): ضلع کے سابق فوجیوں کے لیے ایک معروف اور باوقار صنعتی گروپ میں روزگار کا ایک بہترین موقع سامنے آیا ہے۔ ضلعی سینک (فوجی) ویلفیئر آفیسر انورادھا ڈھالکری نے بتایا ہے کہ اس صنعتی گروپ کی شوگر فیکٹری، اسکول، کالج، کار ایجنسی اور دیگر مختلف اداروں میں صرف سابق فوجیوں کے لیے سکیورٹی اور دیگر اہم عہدوں پر روزگار کے مواقع دستیاب کرائے گئے ہیں۔ ان آسامیوں کے لیے منتخب ہونے والے اہل سابق فوجیوں کو پرکشش تنخواہ کے ساتھ ساتھ ملازمت کی مکمل ضمانت بھی فراہم کی جائے گی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ پربھنی ضلع کے اہل سابق فوجیوں کو پربھنی میں ہی مقامی سطح پر روزگار فراہم کیا جائے گا۔ اس شاندار روزگار کے موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے خواہشمند سابق فوجیوں کی عمر ۵۵ سال سے کم ہونی چاہیے۔ اہل اور دلچسپی رکھنے والے سابق فوجی فوری طور پر اپنا آرمی نمبر، فوج کا عہدہ، پورا نام، مکمل پتہ اور موبائل نمبر ڈسٹرکٹ سینک ویلفیئر آفس، پربھنی میں جمع کرائیں۔ مزید معلومات اور رہنمائی کے لیے ضلعی فوجی ویلفیئر دفتر، پربھنی کے ہیلپ لائن نمبر (۹۵۱۶۴۳۶۰۹۴۳) پر رابطہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

محمد ریان احمد کی بی ٹیک میں امتیازی کامیابی

ناندیڑ: ۵/اکتوبر (راست): محمد ریان احمد ولد محمد ریاض احمد نے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر یونیورسٹی، اور گرامر ٹیکنیکل اینڈ مینجمنٹ کیمپس سے بی ٹیک (سیفٹی اینڈ فائر انجینئرنگ میں، فرسٹ کلاس وتھ ڈسٹنکشن CGPA 7.67 سے کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے والد فیبریکیشن کا کام کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور والدین اور نانی امی کی دعاؤں کا اثر ہے۔ وہ تمام رشتہ داروں اور دوست واحباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کالج کے پرنسپل پوار سر اور ایچ او ڈی دے گاؤنکر سر نے محمد ریان احمد کا ان کے والد کے ہمراہ کالج میں استقبال کیا اور ڈگری سے نوازا۔

پربھنی ضلع میں قحط سالی کی مختلف رعایتیں اور امدادی تدابیر نافذ: ضلع کلکٹر

پربھنی کے ۹ قحط زدہ تعلقہ جات میں کسانوں، طلباء اور مویشیوں کے لیے بڑے ریلیف کا اعلان؛ زرعی قرضوں کی وصولی پر روک، امتحانی فیس اور بجلی بل معاف

پربھنی: ۵/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ریاستی حکومت کے محکمہ امداد و بحالی کی جانب سے جاری کردہ حکومتی فیصلے کے مطابق، خریف سیزن ۲۰۲۶ میں 'ٹریگر-۱' (پہلے مرحلے) کے تحت ریاست کے ۲۶۵ تعلقہ جات میں قحط کا اعلان کر کے مختلف امدادی تدابیر اور رعایتیں نافذ کی گئی ہیں۔ اسی تناظر میں، ضلعی کلکٹر سنجے سنگھ چوہان نے پربھنی ضلع کے ۹ قحط زدہ تعلقہ جات میں حکومتی احکامات کی روشنی میں مختلف رعایتیں اور امدادی منصوبے نافذ کرنے کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے سے قحط سے متاثرہ کسانوں، کھیت مزدوروں، طلباء اور مویشیوں کے لیے ضروری اقدامات کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ قحط زدہ علاقوں کے شہریوں کو فوری راحت فراہم کرنے کے لیے اراضی کے محصول (لگان) میں چھوٹ، فصل قرضوں کی تنظیم نو (ری اسٹرکچرنگ) اور زراعت سے متعلق قرضوں کی وصولی پر عارضی روک لگا دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ زرعی پمپوں کے موجودہ بجلی بلوں میں رعایت دی جائے گی۔ واضح رہے کہ ساڑھے سات ہارس پاور (5.7 HP) تک کی گنجائش والے زرعی پمپوں کے بجلی بل پہلے ہی معاف کیے جا چکے ہیں، جبکہ اس سے زیادہ گنجائش والے پمپوں کے لیے بھی حکومتی فیصلے کے مطابق چھوٹ برقرار رہے گی۔ علاوہ ازیں، جن دیہاتوں میں قحط اور قلت آب کا اعلان کیا گیا ہے، وہاں کسانوں کے زرعی پمپوں کے بجلی کنکشن کسی بھی صورت میں منقطع نہ کرنے کی سخت ہدایت جاری کی گئی ہے۔ اسکول اور کالج کے طلباء کو اس معاشی بحران میں بڑی راحت دیتے ہوئے ان کی امتحانی فیس مکمل طور پر معاف کر دی گئی ہے۔ روزگار گارنٹی اسکیم (ای جی ایس) کے تحت کام کے معیار اور شرائط میں ضروری نرمی لا کر زیادہ سے زیادہ روزگار فراہم کرنے والے کام شروع کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ ضلعی کلکٹر سنجے سنگھ چوہان نے بتایا کہ اس دوران خاص طور پر پانی کے تحفظ (واٹر کنزرویشن) کے کاموں پر بھرپور زور دیا جا رہا ہے۔ قحط کی صورتحال میں پینے کے پانی کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے، جہاں ضرورت ہو گی وہاں فوری طور پر ٹینکروں کے ذریعے پانی فراہم کیا جائے گا۔ زراعت پر منحصر کسانوں اور کھیت مزدوروں کو غذائی قلت کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس کے لیے اناج کی مناسب فراہمی کا نظام قائم کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ نیز، متعلقہ محکموں کو مویشیوں کے لیے چارہ اور پینے کے پانی کا پیشگی اور منظم انتظام کرنے کا بھی پابند کیا گیا ہے۔ آخر میں، ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان نے تمام محکموں کے سربراہان کو سختی سے ہدایت دی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ قحط زدہ ۹ تعلقہ جات میں تمام مستحق افراد کو حکومت کی جانب سے دی گئی رعایتوں اور سہولیات کا سو فیصد فائدہ ملے۔ انہوں نے اس حوالے سے کی گئی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ فوری طور پر کلکٹر دفتر میں پیش کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

پینے کے پانی کو اولین ترجیح اور 10 فیصد ہنگامی محفوظ ذخیرہ

ممبئی: ۵/اکتوبر (پریس ریلیز): ریاست میں ال نینو کے اثرات کے باعث رواں سال بارش میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں ریاست کے آبی ذخائر محدود رہ گئے ہیں۔ ممکنہ خشک سالی جیسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے محکمہ آبپاشی نے 31 اگست 2027 تک ڈیموں اور پانی کے مختلف استعمال کے حوالے سے انتہائی باریک بینی سے منصوبہ بندی کی ہے۔ ریاست کے شہریوں کو پینے کے پانی کی قلت کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس کے لیے پینے کے پانی کو اولین ترجیح دی گئی ہے۔ اس مقصد کے تحت 16 اکتوبر 2026 سے تمام شہری مقامی خود اختیاری اداروں میں کم از کم 10 فیصد پانی کی کٹوتی نافذ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ اطلاع آبی وسائل کے وزیر گریش مہاجن نے دی۔ وزیر گریش مہاجن نے بتایا کہ سال 2016 کے خریف موسم میں 'ٹریگر-1' نافذ ہونے والے، ریاست کے 265 تعلقوں میں خشک سالی کا اعلان کیا گیا ہے۔ آئندہ سال تک ال نینو کے اثرات برقرار رہنے کے امکان کے پیش نظر محکمہ آبپاشی نے تمام متعلقہ اداروں کو پانی کا انتہائی کفایت شعاری سے استعمال کرنے اور سخت اقدامات نافذ کرنے کے واضح احکامات دیے ہیں۔ ڈیموں اور آبی ذخائر میں پانی کی منصوبہ بندی کے دوران پینے کے پانی کو سب سے پہلی ترجیح دی جائے گی۔ بخارات بن کر ضائع ہونے والے پانی، گاد اور غیر مجاز پانی نکالنے کو مدنظر رکھتے ہوئے 31 اگست 2027 تک پینے کے پانی کا ذخیرہ محفوظ رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ مستقبل کی غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر ہر ڈیم میں 10 فیصد اضافی ہنگامی محفوظ ذخیرہ رکھا جائے گا۔ انتہائی ضرورت پڑنے پر تکنیکی جانچ کے بعد مردہ ذخیرے میں موجود پانی کو بھی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ تمام میونسپل کارپوریشنوں، میونسپل کونسلوں اور گرام پنچایتوں کو 16 اکتوبر سے 10 فیصد پانی کی کٹوتی نافذ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ پانی کے ضیاع اور رساؤ کو روکنے کے لیے خصوصی مہم چلانے کے ساتھ ساتھ سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کو پوری صلاحیت کے ساتھ چلانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ محکمہ آبپاشی نے ہدایت دی ہے کہ سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس میں صاف کیے گئے پانی کو باغات کی آبپاشی، تعمیراتی کاموں اور صفائی کے لیے استعمال کیا جائے، تاکہ پینے کے قابل پانی کی بچت کی جا سکے اور ممکنہ پانی کی قلت سے نمٹنے میں مدد ملے۔

کوکن کا پانی مغربی مہاراشٹر اور مراٹھواڑہ تک لانے کی تجویز

ممبئی: ۵/اکتوبر (ایجنسی): ممبئی-پونے مسنگ لنک کی طرز پر کسان آرمی اور واٹر آرمی کے لیڈر پرفل کدم نے ریاستی حکومت کو ایک بڑے 'واٹر لنک ٹنل' پروجیکٹ کا تاریخی منصوبہ پیش کیا ہے تاکہ شمالی کوکن میں سمندر کی طرف بہنے والے اضافی سیلابی پانی کو مغربی گھاٹ کے ذریعے قحط سالی سے متاثرہ علاقوں میں منتقل کیا جائے۔ پرفل کدم نے تجویز پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ شمالی کوکن سے ۴۳۰،۲۴۹/ٹی ایم سی اضافی پانی کو اس چینل کے ذریعے مغربی مہاراشٹر اور مراٹھواڑہ تک لایا جا سکتا ہے اور اسے جنوب میں کرناٹک، آندھرا پردیش، تلنگانہ اور تمل ناڈو تک بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ واضح ہو کہ خطہ کوکن میں بے انتہا بارش ہوتی ہے اور ہر سال جون-جولائی میں بڑی مقدار میں پانی ملتا ہے۔ اسی مدت کے دوران مغربی مہاراشٹر اور مراٹھواڑہ کے علاقوں کو پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پرفل کدم نے کہا کہ اگر شمالی کوکن میں اضافی سیلابی پانی کو کوکن سے براہ راست مغربی گھاٹ کی طرف سرنگوں کے ذریعے موڑ دیا جائے تو دونوں خطوں میں پانی کا مسئلہ کچھ حد تک حل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ایک مکتوب کے ذریعے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس تجویز کا تکنیکی، ہائیڈرولوجیکل اور اقتصادی مطالعہ کرنے کے بعد شمالی کوکن سے اضافی پانی کو مشرق کی طرف موڑنے کیلئے 'واٹر لنک' پروجیکٹ پر غور کریں۔ گھاٹوں کے اوپر سے پانی کو موڑنے کے روایتی تصور کی بجائے کوکن سے پانی کو براہ راست مشرق کی طرف سرنگوں کے ذریعے موڑنے کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ ممبئی-پونے مسنگ لنک کی طرز پر سرنگیں کھود کر پانی کو مغربی گھاٹ کے ایک طرف سے براہ راست دوسری طرف موڑا جا سکتا ہے۔ اس کیلئے تجویز میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ شمالی کوکن کے مختلف دریاؤں اور وادیوں سے بہنے والے اضافی پانی کا مطالعہ کرنے کے بعد 'واٹر لنک ٹنل' کو ڈیزائن کیا جائے۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony. Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔